ماہنامہ

انصار اللہ قادیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

فروری، مارچ/2024ء

مؤرخہ 20/جنوری 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کلاس مجلس انصار اللہ ضلع خوردہ، نیا گڑھ (اڈیشہ) میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم رفیق احمد بیگ صاحب نائب صدر صف دوم و قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 20/جنوری 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کلاس مجلس انصار اللہ خوردہ، نیا گڑھ (اڈیشہ) میں حاضر عہدیداران مجلس عاملہ کا ایک منظر

زیرِ صدارت مکرم رفیق احمد بیگ صاحب نائب صدر صف دوم و قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت مؤرخہ 23/جنوری 2024ء کو پنکال (اڈیشہ) میں منعقدہ ریفریشر کلاس مجلس انصار اللہ کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 23/جنوری 2024ء کو پنکال (اڈیشہ) میں منعقدہ ریفریشر کلاس مجلس انصار اللہ میں حاضر عہدیداران مجلس عاملہ کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصاراللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تعَالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تعَالیٰ)

ماہنامہ انصاراللہ قادیان

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | تبلیغ،امان 1403 ہجری شمسی۔فروری،مارچ 2024ء | شمارہ:2،3

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات ازصدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اراکین مجلس انصاراللہ فرانس کی (آن لائن) ملاقات	11
100 سو سال قبل فروری 1924ء	18
قومیں اُس سے برکت پائیں گی	19
سردیوں میں ہارٹ اٹیک میں اضافہ اور اس کی وجوہات	26
اخبار مجالس	27

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت
ایچ شمس الدین،شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر،سید اعجاز احمد آفتاب،وسیم احمد عظیم

مینیجر
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر
عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان،گورداسپور،پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ-/250روپے۔فی پرچہ-/50روپے

ٹائٹل ڈیزائن:آر۔محمود احمد عبداللہ

آن لائن ایڈیشن:مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا:پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور مغرب میں فتح اسلام کی بنیاد

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دور میں حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ 1913ء میں انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ لیکن 1924ء کا سال جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں تبلیغی نقطہ نگاہ سے ایک انقلاب انگیز سال ہے۔ کیونکہ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یورپ کا پہلا سفر اختیار فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ ایک نئے دور میں داخل ہوگئی۔

ویمبلے کانفرنس میں شرکت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 12 جولائی 1924ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ اس کانفرنس کیلئے حضورؓ نے ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کتاب تحریر فرمائی۔ حضورؓ نے خیال فرمایا کہ یہ مضمون لمباہے اور کانفرنس میں پڑھا نہیں جاسکے گا۔ اس لئے'' سلسلہ احمدیہ'' کے نام سے ایک نیا مضمون تیار کیا گیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ'' Ahmadiyya Movement'' کے نام سے موسوم ہے۔ اور 23 ستمبر 1924ء کے دن اسی خلاصہ کو کانفرنس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جس نے سلسلہ احمدیہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے اور یورپ میں اسلام کی روحانی فتح کی بنیاد رکھ دی اس طرح حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا لندن میں تقریر کرنے کا رؤیا پوری آب وتاب سے پورا ہوگیا۔

حضورؓ کے مضمون کا وقت شام 5 بجے مقرر تھا۔ اُس وقت پورا ہال سامعین سے بھر گیا۔ کسی اور لیکچر کے وقت حاضرین کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہوئی۔ اِس اجلاس کے صدر سر تھیوڈر ماریسن نے حضورؓ کا سامعین سے تعارف کرانے کے بعد نہایت ادب واحترام کے ساتھ آپؓ سے درخواست کی کہ اپنے کلمات سے محظوظ فرمائیں۔ سٹیج پر موجود حضورؓ نے کھڑے ہوکر انگریزی میں فرمایا۔

''مسٹر پریزیڈنٹ بہنو اور بھائیو! مَیں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے اس کانفرنس کے بانیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ لوگ اس طریق پر مذہب کے سوال پر غور کریں اور مختلف مذاہب سے متعلق تقریریں سن کر یہ دیکھیں کہ کس مذہب کو قبول کرنا چاہئے۔ اس کے بعد مَیں اپنے مرید چودھری ظفر اللہ خان صاحب بارایٹ لاء سے کہتا ہوں کہ میرا مضمون سنائیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 452)

اس کے بعد چودھری صاحب نے ایک گھنٹہ میں نہایت بلند، مؤثر اور پرشوکت لہجہ میں یہ مضمون پڑھ کرسنایا۔ حاضرین پر ایک وجدکی کیفیت طاری ہوگئی۔ تمام لوگ ایک محویت کے عالم میں اخیر تک بیٹھے رہے۔ جب مضمون میں اسلام کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کی جاتی جواُن کیلئے نئی ہوتی تو کئی لوگ خوشی سے اچھل پڑتے۔ غلامی، سود، اور تعدد ازدواج وغیرہ مسائل کونہایت واضح طور پر بیان کیا گیا تھا۔

لیکچر ختم ہوا تو لوگوں نے اس گرم جوشی کے ساتھ اوراتنی دیر تک تالیاں بجائیں کہ پریزیڈنٹ کو اپنے ریمارکس کیلئے چندمنٹ انتظار کرنا پڑا۔ پھر پریزیڈنٹ نے کہا''مضمون کی خوبی اور لطافت کا اندازہ خود مضمون نے کرالیا ہے۔ مَیں اپنی طرف سے اور حاضرین کی طرف سے مضمون کی خوبی ترتیب، خوبی خیالات اور اعلیٰ درجہ کے طریق استدلال کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاضرین کے چہرے زبانِ حال سے میرے اس کہنے کے ساتھ متفق ہیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 453)

اسی سفر میں 19 /اکتوبر 1924ء کی شام 4 بجے حضورؓ نے ''مسجد فضل'' لندن کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر حضورؓ نے فرمایا۔

''مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ رواداری کی روح جو اِس مسجد کے ذریعہ سے پیدا کی جاوے گی۔ دنیا سے فتنہ وفساد دور کرنے اور امن وامان کے قیام میں بہت مدد دے گی۔ اور وہ دن جلد آجائیں گے کہ لوگ جنگ وجدال کو ترک کرکے محبت اور پیار سے آپس میں رہیں گے۔'' (ایضاً: صفحہ 457)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''بڑی حکمت سے، بڑی جرأت سے آپ نے اسلام کی خوبیاں بھی بیان کیں اوردعوتِ اسلام بھی دی۔'' (خطبہ جمعہ: 28 فروری 2014ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

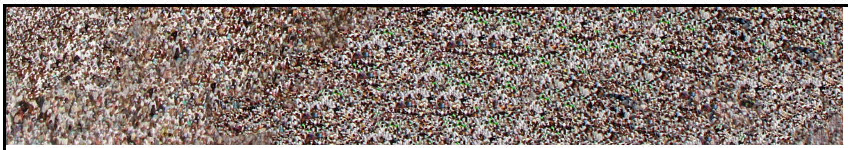

القرآن الکریم

لَآ أُقۡسِمُ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ ○
وَأَنتَ حِلُّۢ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ ○
وَوَالِدٖ وَمَا وَلَدَ ○
لَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ فِي كَبَدٍ ○
(سورۃ البلد: آیات 2 تا 5)

ترجمہ: خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔
جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔
اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔
یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

حدیث النبی ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهُ۔ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔
(مشکوٰۃ۔ کتاب الفتن۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم جانب زمین نازل ہوگا اور وہ شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد ہوگی۔ وہ زمین پر 45 سال رہے گا پھر جب وہ وفات پائے گا تو میری قبر میں میرے ساتھ دفن ہوگا۔ پھر مَیں اور عیسیٰ بن مریم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک ہی قبر سے اُٹھیں گے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ

سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں ’’مصلح موعود‘‘ کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’بالہام اللہ تعالیٰ وَاِعْلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام **عنمو ایل** اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘

﴿آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 647۔ مجموعہ اشتہارات: جلد اوّل: صفحہ 124 تا 125 مطبوعہ 2019ء﴾

گزارشات
ازصدرمجلس

سال 2024ء: خلافت عافیت کا حصار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے روح پرور پیغام میں خلافت کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

”ایک اور اہم نصیحت خلافت سے وابستگی ہے۔آپ خود بھی اور اپنے اہل وعیال کو بھی ہمیشہ نظامِ خلافت کے ساتھ چمٹائے رکھیں۔یادرکھیں کہ نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔پس خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔“ (پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023)

اس نصیحت پر عمل کرنے کیلئے سیدنا حضورانور کی منظوری سے سال 2024ء کو مجلس انصاراللہ بھارت ”خلافت: عافیت کا حصار“ کے عنوان سے منا رہی ہے۔مجالس اپنے تمام پروگرامز کو اسی حوالہ سے منانے کی بھر کوشش کریں۔تاکہ ہمیں اور نئی نسل کو خلافت سے وابستگی کی اہمیت وبرکات کا علم ہو۔دراصل حقیقی انصاراللہ دائمی خلافت کے ضامن ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے اور اس کے دو ذریعے ہوسکتے ہیں۔ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔اسی لیے میں نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی تھی اور خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔یہ اطفال اور خدام آپ لوگوں کے ہی بچے ہیں۔اگر اطفال الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی۔تو خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی اور اگر خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی تو اگلی نسل انصاراللہ کی اعلیٰ ہوگی۔میں نے سیڑھیاں بنادی ہیں۔آگے کام کرنا تمہارا کام ہے۔پہلی سیڑھی اطفال الاحمدیہ ہے۔دوسری سیڑھی خدام الاحمدیہ ہے۔تیسری سیڑھی انصاراللہ ہے اور چوتھی سیڑھی خدا تعالیٰ ہے۔“

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 114۔115)

انصار کا خلافت سے ایک خاص تعلق ہے۔اس حوالے سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت محبت تھی۔وہ برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ دشمن آپؐ کی ذات پر حملہ آور ہو۔اس لیے وہ بے جگری سے حملہ کرتے اور کفار کا منہ توڑ دیتے۔ان کے اندر شیر کی سی طاقت پیدا ہوجاتی تھی اور وہ اپنی جان کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔

یہ سچی محبت تھی جو صحابہؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔آپ لوگ بھی ان جیسی محبت اپنے اندر پیدا کریں۔جب آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو ان جیسی محبت بھی پیدا کریں۔آپ کے نام کی نسبت اللہ تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔اس لیے تمہیں بھی چاہیے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کے لیے قائم رکھو اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو۔کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی تو اِس کو انصار کی بھی ضرورت ہوگی۔خدام کی بھی ضرورت ہوگی اور اطفال کی بھی ضرورت ہوگی۔ورنہ اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کرسکتا۔“

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 121)

اللہ! ہمیشہ یہ خلافت رہے قائم
احمدؐ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمتِ دین کے ساتھ ساتھ خلافت کے استحکام کیلئے بھرپور مساعی بجالاتے ہوئے خلافت سے تاحیات وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہِ دسمبر 2023ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 01/دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ۔ فلسطین کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرتؐ کے غزوات کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ آپؐ کی شخصیت کے پہلو اور آپؐ کا اُسوہ ان حالات میں کس طرح ہمارے سامنے آتا ہے۔ جنگ بدر کے حوالے سے ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح آپؐ نے قیدیوں کو سہولتیں مہیا فرمائیں۔ قیدی خود کہتے ہیں کہ آپؐ کی ہدایت کے مطابق صحابہ اپنی خوراک سے بہتر خوراک ہمیں دیتے تھے۔ پھر آپؐ نے بڑی آسان شرائط پر ان قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔ بعض کا فدیہ صرف اتنا تھا کہ جن کو لکھنا پڑھنا آتا ہے وہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

یہ سب اس لیے تھا کہ آپؐ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے والوں کے خلاف جنگ تھی۔ بعض لوگ دشمن کی طرف سے اپنی مجبوریوں کی وجہ پر شامل ہوتے تھے اور مسلمانوں سے لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ ان کو آپؐ نے بہت سی سہولتیں مہیا فرمائیں۔ بعض ان میں سے مسلمان بھی ہو گئے تھے۔ آپؐ نے جنگ کے اصول و قواعد مقرر فرمائے، معاہدوں کا پاس بھی کیا اور ان چیزوں پر انتہائی درجہ تک عمل بھی کیا۔

آنحضرتؐ مدینہ سے جمعہ کے روز بعد عصر روانہ ہوئے اور بروز ہفتہ طلوع سورج سے قبل میدان احد پہنچے۔ سیرت خاتم النبیینؐ میں غزوہ احد کی تاریخ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ۱۵/شوال ۳/ہجری ۳۱/مارچ ۶۲۴/عیسوی بروز ہفتہ بیان کی ہے۔

اس غزوہ کا سبب یہ ہوا کہ جب غزوہ بدر میں قریش کو عبرتناک شکست ہوئی تو قریش کے سرکردہ لوگ ابو سفیان کے پاس آئے جن کا اُس تجارتی قافلہ میں مال تھا جو جنگ بدر کا سبب بنا تھا اور جو مکہ میں لا کر دارالندوہ میں رکھ دیا گیا تھا۔ انہوں نے ابو سفیان کو کہا کہ محمدؐ نے ہمارے لوگوں کو قتل کر دیا ہے اس لیے اس مال تجارت سے اُن کے ساتھ جنگ کی تیاری کریں ممکن ہے کہ ہم اپنے مقتولوں کا بدلہ لے سکیں اور کہا کہ ہم خوشی سے اس بات کے لیے تیار ہیں کہ اس مال تجارت کے منافع سے ایک لشکر تیار کیا جائے۔ ان کی تجویز منظور ہوئی۔ قریش نے مال میں سے ۲۵/ہزار منافع جنگ کے لیے الگ کر کے اصل مال مالکوں کو دے دیا۔ اس ایک عام سبب کے علاوہ کچھ اور اُمور بھی تھے جو کہ اس جنگ کے اسباب قرار دیے جا سکتے ہیں۔

رمضان تین ہجری کے آخر یا شوال کے شروع میں قریش کا لشکر مکہ سے نکلا۔ تعداد تین ہزار تھی جس میں سات سو سپاہی، دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے۔ اس موقع پر آپؐ نے مسلمانوں کی تعداد و طاقت معلوم کرنے کے لیے مدینے کی تمام مسلمان آبادی کی مردم شماری کروائی تو معلوم ہوا کہ کل پندرہ سو مسلمان تنفس ہیں۔ اس کو بڑی تعداد سمجھا گیا۔ بعض صحابہؓ نے خوشی کے جوش میں یہاں تک کہہ دیا کہ کیا اب بھی کسی کا ڈر ہو سکتا ہے؟ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے مشورہ مانگا اور اپنی ایک خواب کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ فلسطینیوں کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد،ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کیلئے روانگی کے واقعات۔ فلسطین کیلئے دعا کی تحریک

تشہد،تعوذ، اورسورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعدحضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نےفرمایا: بدر کی جنگ کے بعد کفارمکہ نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ کسی شخص کو اپنے مُردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے ان کی آمد آئندہ جنگ کے لیے محفوظ رکھی جائے گی۔ پس بڑی تیاری کے بعد، تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینے روانہ ہوا۔ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ آیا ہمیں شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہیے یا باہر نکل کر۔ آپؐ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تاکہ جنگ کی ابتدا کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس کا مقابلہ کر سکیں۔ مگر وہ نوجوان مسلمان جو بدر کی جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے اور جن کے دلوں میں خدا کی راہ میں شہادت کی حسرت تھی۔ انہوں نے یہی خواہش کی کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ اس موقعے پر حضورؐ نے اپنی ایک خواب بھی بیان کی جس کے مطابق آپؐ نے چند گائیں دیکھیں، جو کہ ذبح کی جارہی تھیں، آپؐ کی تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے،آپؐ نے اپنا ہاتھ ایک محفوظ اور مضبوط زرہ کے اندر ڈالا ہے۔ نیز یہ بھی دیکھا کہ آپؐ ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہیں۔ صحابہؓ کے استفسار پر حضورِ اکرمؐ نے ان مناظر کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ گائیوں کے ذبح ہونے کی تعبیر تو یہ ہے کہ میرے بعض صحابہؓ اس جنگ میں شہید ہوں گے۔ تلوار کا سرا ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا اس مہم میں شاید مجھے ہی کوئی تکلیف پہنچے۔ زرہ میں ہاتھ ڈالنے کی تعبیر یہ ہے کہ ہمارا مدینے میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ مینڈھے پر سوار ہونے کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے۔

جب باہر نکل کر جنگ کرنے کا فیصلہ ہوگیا تو آپؐ نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا اور آپؐ خود بھی جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ اس وقت حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگوں نے باہر نکل کر لڑنے کے لیے رسول اللہؐ کو آپؐ کی مرضی کے خلاف مجبور کر دیا ہے۔ اس لیے اب بھی اس فیصلے کو آنحضرتؐ پر چھوڑ دو۔ آپؐ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے اس میں ہی ہماری بھلائی ہوگی۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو آپ نے جنگی لباس پہن رکھا تھا۔ لوگوں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنا مدّعا پیش کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ نبی کے لیے یہ جائز نہیں کہ ہتھیار لگانے کے بعد اس وقت تک انہیں اتارے جب تک اللہ اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ فرمادے۔

راستے میں یہود کا ایک گروہ مسلمانوں کی جانب سے جنگ میں شرکت کے لیے آیا تو حضورؐ نے کفار کے بالمقابل یہود کی مدد لینے سے انکار کرتے ہوئے انہیں جنگ میں شرکت سے روک دیا۔ اسی طرح حضورؐ نے پندرہ سال سے کم عمر لڑکوں کو جنگ میں شرکت سے روکتے ہوئے انہیں بھی واپس بھجوادیا۔ راستے میں عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے تین سَو ساتھی منافقین کے ساتھ لشکرِ اسلامی سے علیحدہ ہو کر واپس چلا آیا۔ اَب حضورِ اکرمؐ کے ساتھ موجود صحابہؓ کی تعداد سات سَو رہ گئی۔

اس موقعے پر انصار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مدینے کے یہود میں سے جو ہمارے حلیف اور حمایتی ہیں کیوں نہ ہم ان سے مدد لے لیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں ان کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد صحابہؓ سے تفصیلی خطاب فرمایا جس میں مسلمانوں کے لیے مکمل لائحہ عمل تھا کہ کس طرح دین پر عمل کرنا ہے۔ اس جنگ میں قریش کے ساتھ قبیلہ بنی تہامہ اور قبیلہ بنو کنانہ بھی شامل ہوگئے اور یوں کفار کے لشکر کی تعداد تین ہزار تک جا پہنچی۔ کفار کا تمام لشکر مسلح تھا۔

جنگِ احد کی مزید تفصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مرتبہ پھر فلسطین کے مظلوم عوام کے لیے دعائیں جاری رکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان ممالک جب تک ایک ہو کر جنگ بندی کی کوشش نہیں کریں گے، ان متفرق کوششوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی وحدت پیدا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 15؍دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کے حالات کا تذکرہ۔ فلسطین کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے غزوہ اُحد کا ذکر ہو رہا تھا جس کی مزید تفصیل اس طرح ہے کہ رسول اللہؐ نے میدانِ اُحد میں جب پڑاؤ فرمایا تو مسلمانوں کی فوج کے عقب میں ایک طرف سے اُحد کا پہاڑ تھا جس کی وجہ سے مسلمان فوج پشت کے حملے سے محفوظ ہوگئی تھی۔ البتہ ایک طرف پہاڑی درّہ تھا اور یہ مقام ایسا تھا کہ دشمن اس طرف سے حملہ آور ہوسکتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے اس نزاکت اور خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے پچاس تیرانداز صحابہ کرامؓ کے ایک دستے پر عبداللہ بن جبیرؓ کو امیر بنا کر اس درّہ پر متعین فرمایا۔ آپؐ نے ان تیراندازوں کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک رہے ہیں یا ہم نے دشمن فوج کو شکست دے دی اور اُس کو پامال کر دیا ہے تو بھی ہرگز اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمہاری طرف پیغام بھیجوں۔

آپؐ کی یہ جنگی حکمت عملی ایسی بہترین اور نفیس تھی جس سے حضور علیہ السلام کی فوجی قیادت کی غیر معمولی صلاحیت کا پتا چلتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کمانڈر خواہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو آپؐ سے زیادہ باریک، نفیس اور باحکمت جنگی منصوبہ بندی تیار نہیں کرسکتا۔

تیراندازوں کے دستے اُحد کے پہاڑ پر مقرر کرنے کے بعد رسول اللہؐ مطمئن ہو گئے اور صفوں کو تیار کرنے لگے۔ تعداد اور سامان حرب کے لحاظ سے بظاہر مسلمانوں کی پوزیشن کمزور تھی۔ مشرکین کے لشکر نے اپنی دس صفیں جبکہ اسلامی لشکر کی صرف دو صفیں تھیں اور پچاس تیرانداز درّہ پر تھے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ اُحد کے دن یہ دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ! اگر تُو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی یعنی اگر تُو نے مدد نہ کی تو پھر یہی حال ہوگا۔ بعض روایات میں ہے کہ جنگ بدر کے دن بھی یہی دعا کی تھی۔ واللہ اعلم

جنگ کا آغاز ابو عامر نے کیا۔ یہ قبیلہ اوس میں سے تھا اور مدینہ کا رہنے والا تھا اور اسے راہب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بغض وحسد میں بھاگ کر مکہ چلا گیا تھا اور اس کو غلط فہمی تھی کہ جب میں میدان میں جاؤں گا تو میرے قبیلے کے لوگ میرے ساتھ آملیں گے۔ اس اُمید میں اُس نے جب بلند آواز سے پکارا کہ اے اوس کی افواج! میں ابو عامر ہوں تو انصار نے کہا کہ اے فاسق! تیری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو اور اُن پر پتھر پھینکے تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت بھاگ نکلا۔

حمزہؓ اپنے سر پر شُتر مُرغ کے پروں کی کلغی لہراتا ہوا ہر جگہ نمایاں نظر آتا تھا۔ علیؓ اپنے لمبے اور سفید پھریرے کے ساتھ اور زبیرؓ اپنی شوخ رنگ کی چمکتی ہوئی زرد پگڑی کے ساتھ بہادرانِ اِلیڈ کی طرح جہاں بھی جاتے تھے دشمن کے واسطے موت و پریشانی کا پیغام اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ یہ وہ نظارے ہیں جہاں بعد کی اسلامی فتوحات کے ہیرو تربیت پذیر ہوئے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اُحد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا کہ اسے مجھ سے کون لے گا؟ حضرت ابو دجانہؓ نے پوچھا کہ اس کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا اور کسی کافر سے نہ بھاگنا اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ ابو دجانہؓ تلوار لے کر مشرکین کی صفوں میں گھس کر موت بکھیرتے ہوئے لشکر کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے جہاں قریش کی عورتیں کھڑی تھیں۔ ہند زوجہ ابوسفیان ان کے سامنے آئی اور بڑے زور سے چیخ مار کر اپنے مردوں کو مدد کے لیے بلایا لیکن کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ ابودجانہؓ نے اپنی تلوار نیچے کرلی اور وہاں سے ہٹ آئے اور بعد میں زبیرؓ کے پوچھنے پر بتایا کہ میرا دل اس بات پر تیار نہیں ہوا کہ رسول اللہؐ کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں اور عورت بھی وہ جس کے ساتھ کوئی مرد محافظ نہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ ہمیشہ عورتوں کے احترام کی تعلیم دیتے تھے جس کی وجہ سے کفار کی عورتیں زیادہ دلیری سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھیں مگر پھر بھی مسلمان ان باتوں کو برداشت کرتے چلے جاتے تھے۔ پس یہ ہیں اسلامی جنگوں کے اصول۔

حضور انور نے آخر میں فلسطینیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 22؍دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کے واقعات کا تذکرہ۔ فلسطین کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل خطبات میں غزوۂ احد کا ذکر ہو رہا ہے۔ عام جنگ میں مسلمانوں نے کافروں کو بہت نقصان پہنچایا اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن آنحضورؐ کے تاکیدی حکم کے باوجود جب درّے کی حفاظت پر مامور اکثریت نے درّہ خالی کر دیا تو دشمن نے اس طرف سے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ چنانچہ جب مشرکوں کے پرچم بردار ایک ایک کر کے ہلاک ہو گئے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔ جب مسلمانوں نے کفار کو بھاگتے دیکھا تو وہ ان کا پیچھا کرنے اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی وقت مسلمانوں کا وہ تیرانداز دستہ جسے آنحضورؐ نے درے پر تعینات کر کے یہ حکم دیا تھا کہ کسی بھی حال میں اپنی جگہ سے نہ ہلیں، کہا جاتا ہے کہ وہ دستہ مالِ غنیمت جمع کرنے کے لیے اپنی جگہ سے بھاگا۔ حضورِ اکرمؐ کی طرف سے مقرر کردہ امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے ان لوگوں کو منع کیا لیکن وہ نہ رکے۔ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھ دس سے بھی کم صحابہؓ اپنی جگہ جمے رہے۔ اکثر مؤرخین اور کتب تاریخ و حدیث میں یہی لکھا ہے کہ وہ صحابہؓ جو درّہ چھوڑ کر گئے تھے، انہیں مالِ غنیمت جمع کرنے کی جلدی تھی۔ لیکن صحابہؓ کرام کے بارے میں دنیاوی خواہش کے لیے درّے کو چھوڑنے کی بات دل کو لگتی نہیں۔ صحابہؓ کے متعلق یہ کہنا یا سوچنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے کہ انہیں مالِ غنیمت کی پڑی ہوتی تھی، وہ تو اپنے بیوی بچے اپنا مال حتیٰ کہ اپنی جان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر چکے تھے۔

فتح کی صورت میں مالِ غنیمت مل جانا ایک زائد بات تو ہو سکتی ہے لیکن صحابہؓ کا مطلوب و مقصود مالِ غنیمت ہرگز نہیں ہو سکتا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ آلِ عمران آیت 153 کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ درّے پر تعینات صحابہؓ کو بھی یہ خواہش تھی کہ ہم بھی اس جنگِ احد میں شریک ہوں۔ یہ بھی ایک دنیاوی خواہش تھی کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ ہم جنگ میں براہِ راست شامل نہیں حالانکہ انہیں تو حکم رسول اللہؐ کی اطاعت کا تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا افسر اور اس کے ساتھی تو آخرت کو چاہتے تھے۔ ان کے مدّنظر انجام اور نتیجہ تھا، وہ جانتے تھے کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اس کے برعکس تمہاری نظر سطح پر پڑی ہوئی تھی۔ یہ معنی صحابہ کرام کی اس شان کے مناسبِ حال ہیں، جو ان کے کاموں اور قربانیوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ یہاں دنیا سے مراد جو لوگ لوٹ مار اور مالِ غنیمت مراد لیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔ وہ وقتی فتح کی طرف نظر رکھتے تھے اور دنیا سے مراد یہ ہے کہ وہ جو معاملہ (یعنی فتح) پہلے ظاہر ہو چکا ہے ان کی نظر اس پر تھی جبکہ عبداللہ بن جبیرؓ کی آخرت پر نظر تھی یعنی وہ رسول اللہؐ کی اتباع میں سب سے بڑی کامیابی کو دیکھ رہے تھے۔

بہرحال درہ خالی ہو گیا اور عبداللہ بن جبیرؓ اپنے گنتی کے چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں رہ گئے۔ کفار مکہ کے فرار ہونے والے لشکر میں سے خالد بن ولید جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے انہوں نے درّے کو خالی دیکھ کر عکرمہ بن ابی جہل کو ساتھ لے کر گھڑسوار دستے کے ہمراہ اس پہاڑی درّہ پر حملہ کر دیا۔ کفار کا یہ حملہ اتنا زبردست اور شدید تھا کہ ایک ہی حملے میں درے پر تعینات صحابہ شہید ہو گئے۔ مسلمان جو اس حملے سے بے خبر میدانِ جنگ میں مالِ غنیمت جمع کرنے اور کفار کو قیدی بنانے میں مصروف تھے وہ سنبھل نہ پائے اور اس اچانک حملے سے مسلمان بکھر گئے۔ جنگ کا پانسہ اچانک کفارِ مکہ کے حق میں پلٹ گیا۔ فرار ہوتے کفار بھی اس نئی صورتِ حال میں واپس پلٹ آئے اور یوں آگے اور پیچھے سے کفار نے مسلمانوں کو گھیر لیا۔ مسلمانوں کی ترتیب قائم نہ رہی اور انہوں نے غنائم کو اپنے ہاتھوں سے پھینک دیا۔ اس جنگ میں حضرت حمزہؓ کی شہادت بھی ہوئی تھی۔ وہ دو تلواروں کے ساتھ حضورؐ کے آگے جنگ کر رہے تھے۔ وہ نہایت بہادری سے کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ اسی دوران وہ یکا یک پھسل کر گرے اور وحشی نے نیزہ مار کر آپؓ کو شہید کر دیا۔

حضورِ انور نے فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 29 دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

غزوۂ اُحد میں آنحضرت ﷺ کی شجاعت کا نمونہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی جنگ اُحد کی مزید تفصیلات بیان کروں گا۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا درّہ خالی کرنے کی وجہ سے کفار نے پیچھے سے حملہ کیا اور جنگ کا پانسہ پلٹا۔ دشمن کا حملہ انتہائی خوفناک تھا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی، جرأت اور بہادری کے نمونے کے بارے میں لکھا ہے کہ جب لڑائی کا پانسا پلٹنے کے بعد صحابہ بدحواسی میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور افراتفری کا شکار ہوگئے تو آنحضرتؐ اس افراتفری اور اپنے چاروں طرف دشمنوں کے جمگھٹے کے باوجود اپنی جگہ ثابت قدم رہے۔ صحابہؓ کو گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر بھاگتے دیکھ کر اُنہیں پکارتے ہوئے فرماتے جاتے تھے اے فلاں! میری طرف آ ؤ، اے فلاں! میری طرف آ ؤ، میں خدا کا رسولؐ ہوں جبکہ ہر طرف سے آپؐ پر تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ آپؐ بلند آواز میں فرما رہے تھے کہ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكْ کہ میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں میں عواتک یعنی عاتکاؤں کا بیٹا ہوں۔

عام طور پر یہ ہے کہ یہ کلمات آپؐ نے غزوہ حنین میں فرمائے تھے لیکن بہرحال بعید نہیں کہ یہی کلمات آپؐ نے اُحد میں بھی فرمائے ہوں۔ عواتک عاتکہ کی جمع ہے اور عاتکہ نام کی ایک سے زائد خواتین تھیں جو آنحضرتؐ کی نانیاں اور دادیاں تھیں۔

آنحضرتؐ نے جو ایک بلند جگہ پر کھڑے یہ سب نظارہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کو آواز پر آواز دی مگر اس شور شرابے میں آپؐ کی آواز دب کر رہ جاتی تھی۔ مسلمان اس ناگہانی حملے سے گھبرا گئے حتیٰ کہ اس بدحواسی میں ایک دوسرے پر وار کرنے لگ گئے اور اپنے پرائے میں امتیاز نہ رہا۔ حذیفہؓ کے والد یمان کو بھی غلطی سے شہید کر دیا۔ آنحضرتؐ نے بعد میں مسلمانوں کی طرف سے یمان کا خون بہا ادا کرنا چاہا مگر حذیفہؓ نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنے باپ کا خون مسلمانوں کو معاف کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورۃ النور کی آیت ٦٤ کی تفسیر میں اس بابت فرماتے ہیں کہ جو لوگ اس رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُنہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہیں اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے۔ چنانچہ دیکھ لو کہ جنگ اُحد میں اسی حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کتنا نقصان پہنچا۔ کفار پر فتح کے بعد ایک عارضی شکست کا چرکہ اس لیے لگا کہ چند آدمیوں نے آپؐ کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی تھی اور آپؐ کی ہدایت کے برخلاف اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے حکم عدولی کی تو نقصان اُٹھایا یہ اُس کا نتیجہ تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ کوثر کی تفسیر میں بھی اس واقعہ کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔ رسول اللہؐ کی ثابت قدمی کے بارے میں مقداد بن عمروؓ نے اُحد کے دن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! مشرکین نے قتل کیا اور رسول اللہؐ کو بہت زخم پہنچائے۔ سن لو اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آپؐ ایک بالشت بھی پیچھے نہیں ہٹے اور وہ دشمن کے مدمقابل رہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور دشمن کے دُو بدو مقابلہ کرتے رہے اور اپنی کمان سے اُن پر تیر برساتے رہے یہاں تک کہ تیر ختم ہو گئے تو کمان قتادہ بن نعمانؓ نے لے لی اور وہ کمان ہمیشہ ان کے پاس رہی۔

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی مکی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے۔ ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گزری۔ جنگ اُحد میں آپ اکیلے ہی تھے۔ ایسے دشمن میں گھرے ہوئے تھے تب بھی آپ نے یہ نہیں چھپایا کہ مَیں نہیں ہوں بلکہ اعلان کر دیا، پتا لگ گیا لوگوں کو۔ جنگ اُحد میں آپؐ اکیلے رہ گئے اس میں یہی بھید تھا کہ آپؐ کی شجاعت لوگوں پر ظاہر ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اُس وقت جلالی تجلّی تھی اور سوائے آنحضرتؐ کے اَور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے آپؐ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔ آنحضرتؐ کی زندگی میں جیسے اس صدق وصفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپؐ کے شامل حال تھیں۔ ☆......☆......☆

امن تو اسی وقت قائم ہو گا جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلائے اور اکثریت اس میں شامل ہو جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اراکین مجلس انصار اللہ فرانس کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ ۵؍جنوری ۲۰۲۴ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ فرانس کے ۱۵۰؍اراکین پر مشتمل ایک گروپ کی آن لائن ملاقات منعقد ہوئی۔ حضورِانور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ اراکین مجلس انصار اللہ نے فرانس کے دارالحکومت پیرس کے علاقہ Saint_Prix میں واقع مسجد مبارک سے آن لائن شرکت کی۔ اس ملاقات کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم و ترجمہ سے ہوا۔

ملاقات کے شروع میں حضورِانور نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ہندوستان سے ہیں؟ جس پر انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ موصوف نے عرض کیا کہ ہماری مجالس کی کُل تعداد چودہ ہے جبکہ انصار کی مجموعی تجنید ۳۵۰؍احباب پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر یہاں پر موجود و دیگر تمام انصار نے ملک بھر میں آج کے بابرکت دن کا آغاز نمازِ تہجد سے کیا۔

حضورِانور کے نماز تہجد کے بعد ناشتہ کروانے کی بابت دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ اُبلے ہوئے انڈوں، ڈبل روٹی، آملیٹ اور شہد وغیرہ لوازمات پر مشتمل ناشتہ احباب کی خدمت میں پیش کیا گیا، حضورِانور نے اس پر مسکراتے ہوئے تبصرہ فرمایا کہ یہ تو جوان بوڑھے ہیں، دانت سلامت ہیں، ان کو تو سخت سخت چیزیں کھلانی چاہئیں تھی۔ اس پر تمام حاضرینِ مجلس خوب محظوظ ہوئے۔

بعد ازاں شاملینِ مجلس کو حضورِانور سے مختلف موضوعات پر متفرق سوالات پوچھنے اور راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

(1) سب سے پہلا سوال یہ کیا گیا کہ حضور راہنمائی فرمائیں کہ خلافت کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرنے کے لیے ہم اپنے بچوں کی کیسے تربیت کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ آپ نے کس طرح خلافت سے تعلق پیدا کیا تھا؟ جس طرح آپ نے پیدا کیا تھا اسی طرح بچوں میں پیدا کر دیں۔ آپ کے والدین نے آپ سے تعلق پیدا کروایا تھا، نصیحت کی تھی۔ پرانے لوگ نصیحتیں کیا کرتے تھے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق پیدا کریں اور اس میں اپنے بچوں کے لیے دعا کریں، ماں باپ کی دعائیں بچوں کے لیے قبول ہوتی ہیں اور بچوں کی دعائیں ماں باپ کے لیے قبول ہوتی ہیں۔ اور اس میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدا تعالیٰ سے جوڑے، دین سے جوڑے اور دین سے جوڑنے کے ساتھ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ و مہدیٔ معہودؑ آئے، ان کی جماعت سے جوڑے اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری ہونا تھا، اس لیے خلافت سے بھی تعلق پیدا کرے۔

تو جب یہ چیزیں ہوں گی، آپ کے اپنے نمونے ہوں گے، آپ کی اپنی دعائیں ہوں گی اور بچوں کو پیار اور محبّت سے نصیحت ہو گی تو ان کا خلافت سے تعلق پیدا ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہے کہ بچہ بڑا ہو کر تعلق پیدا کر لے گا، بچپن سے ہی بچے کے کان میں ڈالیں۔ جس طرح بچے سے بچپن میں لاڈ، پیار اور دوستی کر کے باتیں کرتے ہیں۔ لیکن جب بچے بارہ، چودہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو ماں باپ، خاص طور پر باپ، لڑکوں سے ذرا فاصلہ اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں، پوری طرح دوستی نہیں رکھتے، باتیں نہیں کرتے۔ مائیں پھر بھی اپنی لڑکیوں سے دوستی کر لیتی ہیں اور باتیں کر لیتی ہیں، باپ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ باپ بھی اپنا کردار

ادا کریں تو بچے قریب رہیں گے۔ جماعت کے ساتھ ان کو attach کریں، جب جماعت کے ساتھ attach کریں گے تو جماعت کا نظام اور خلافت کا نظام ایک ہی چیز ہے، جب ان کو اس کی سمجھ آجائے گی تو اس کے بعد وہ اٹیچ ہو جائیں گے۔

حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بہت سے فرانسیسی باشندے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے متعلق کم علمی کی وجہ سے اسلام کے خلاف ہیں۔ احمدی احباب ان حقیقی تعلیمات پر عمل بھی کرتے ہیں اور لوگوں تک پھیلاتے بھی ہیں، لیکن صورتحال کچھ ایسی ہے کہ اس کے باوجود لوگوں میں تبدیلی لانا مشکل معلوم ہوتا ہے، اس صورتحال میں پیارے حضور ہماری کیا راہنمائی فرما سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جو تبلیغ کا ہمارا کام تھا وہ ہم نے صحیح طرح سے ادا نہیں کیا۔ اگر ہم اپنے اپنے حلقے میں تبلیغ کریں، پمفلٹس تقسیم کریں، اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں تو کم از کم لوگوں کو پتا لگ جائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔

اسلام کا ایک غلط تصور، بہت سارے مین سٹریم (mainstream) جس کو اسلام کہتے ہیں، جنہوں نے مسیح موعودؑ کو نہیں مانا، انہوں نے نام نہاد مُلّاں اور علماء کے سخت رویے اور قرآن کریم کی غلط انٹر پریٹیشن (interpretation) کی وجہ سے ایسا اسلام کا نظریہ پیش کیا ہے جو شدّت پسندی ہے۔ اس کو ہم اتنی جلدی ختم تو نہیں کر سکتے، کوشش ہے ہماری، ہم نے کوشش کرتے رہنا ہے۔ ایک ایک، دو دو کر کے ان کو قائل کرتے رہیں اور کم از کم پیغام پہنچاتے رہیں۔ آنحضرتؐ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ بَلِّغْ۔ جو پیغام آپؐ پر اُتارا گیا، باقی ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ لیکن ہمارے عمل بھی ساتھ اچھے ہونے چاہئیں۔ اگر ہم احمدی مسلمانوں کے عمل صحیح ہوں گے اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ، لٹریچر کے ساتھ ساتھ ہم یہ تصور اپنے علاقے، اپنے ماحول میں پیدا کر دیں گے تو ایک سے دس آدمی جو ہمارے قریبی ہوں گے، وہ خود ہی کہنے والے ہوں گے کہ اسلام کی تعلیم احمدی دے رہے ہیں اور یہ اکثر جگہ پر ہوتا ہے۔ بہت سارے لوگ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ جس طرح اسلام کا پیغام پہنچاتی ہے اور اس کی تعلیم کے بارے میں بتاتی ہے وہ تصور بالکل اس سے مختلف ہے جو عامۃ المسلمین ہمیں پیش کرتے ہیں یا شدت پسند علماء پیش کرتے ہیں۔

اس لیے ہمارا کام یہ ہے کہ ہم کوشش کرتے رہیں۔ ایک دم میں تو دنیا کو ہم نہیں بدل سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا غلبے کا وعدہ ہے۔ عرب دنیا میں بہت وسیع علاقے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا لیکن اس وقت بھی سارے مسلمان تو نہیں ہوئے۔ پھر خلافتِ راشدہ کے دوران، پھر باقی جو دوسری خلافت شروع ہوئی اس کے دوران، پھر آہستہ آہستہ پیغام دنیا میں پہنچا۔ لیکن آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے دوگنی ہے، اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اسلام غلط مذہب ہے یا اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ دنیا مسلمان ہو۔

اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں نے تمہیں کھلی آزادی دے دی ہے، کانشنس (Conscience) دے دیا ہے۔ مسلمانوں کی یہ ذمہ داری لگادی کہ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے، پیغام پہنچانا ہے، تم پہنچاتے چلے جاؤ اور ساتھ دعا بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا اور جب وقت آئے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ بریک تھرو (breakthrough) ہوگا۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لیے بھیجا ہے کہ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ ہو، احیائے اسلام، احیائے دین کا دَور ہو۔ لٹریچر اور مختلف میڈیا کے ذریعہ سے لوگوں کو اسلام کی تعلیم کا بتایا جائے۔ ہم ہر ایک تک تو نہیں پہنچ سکتے، فرانس میں تو احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے، جیسا کہ میں نے کہا، تو جو مختلف ذرائع ہیں، سوشل میڈیا (social media) ہے، بروشرز (brochures) ہیں، لٹریچر ہے، جس حد تک آپ کوشش کر سکتے ہیں وہ کرتے چلے جائیں اور ایک وقت آئے گا کہ جب ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بریک تھرو ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے آنے کے سو سال کے اندر اندر مَیں ایک انقلاب پیدا کر دوں گا یا جلدی ایک انقلاب پیدا کر دوں گا۔ ہاں! آپؑ نے یہ ضرور فرمایا کہ عیسائیت دنیا میں جو پھیلی، حکومتوں نے جب عیسائیت کو قبول کیا، رومن امپائر (Roman Empire) نے بھی، تو اس کو تین سو سال

سے زائد عرصہ لگا تھا، لیکن احمدیت کے ذریعہ سے اسلام دنیا میں جو پھیلے گا اور میرے ذریعہ سے جو پیغام دنیا میں پھیلے گا اس کو تین سو سال کا عرصہ نہیں لگے گا کہ جب تم دیکھو گے کہ دنیا کی اکثریت اسلام کے جھنڈے تلے آجائے گی۔

ہمیں تو ابھی ایک سو تیس سال گزرے ہیں، تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر ہم اسی طرح اپنی کوشش کرتے رہیں، محنت کرتے رہیں، دعا کرتے رہیں اور تمام ذرائع اور وسائل استعمال کرتے رہیں، اپنی اصلاح کریں، اپنے نمونے بھی قائم کریں تو ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ ہماری نسل نہیں تو اگلی نسل اسلام کی ترقی ضرور دیکھے گی۔

اس لیے یہ کہنا کہ ہم اپنے زمانے میں دیکھ لیں، یہ نہیں ہوسکتا، آنحضرتؐ عالمگیر نبی کے طور پر آئے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو عرب کے کچھ ممالک مسلمان ہوئے تھے۔ چین میں اور عرب دنیا سے باہر جو اسلام پھیلا ہے وہاں آپؐ کے بعد پھیلا ہے۔ سو ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جب وقت آئے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ لوگ مسلمان ہوجائیں گے۔ اس لیے ہم نے مایوس نہیں ہونا، اپنے کام کو چھوڑنا نہیں، ہمارا کام یہ ہے کہ تبلیغ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا کام ہے پھل لگانا، اگر ہماری نیتیں نیک ہیں۔

(2) اس کے بعد حضورِانور سے دریافت کیا گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو کیسے مضبوط کرسکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہی طریقہ بتایا ہے کہ ذکرِ الٰہی کرو، نمازوں میں دعا کرو، اور عشاء کی نماز کے بعد رات میں دو نفل بھی پڑھو اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اپنا قرب عطا فرمائے۔ حضورِانور نے توجہ دلائی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی، روزگار اور آمدنی میں برکتوں سے نوازا ہے۔ اسی طرح تلقین فرمائی کہ اپنے اوپر افضالِ الٰہی کو یاد رکھیں اور شکر گزار بنیں نیز صدقہ بھی دیا کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (ابراھیم:۸) کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیثِ قدسی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضورِانور نے بیان فرمایا کہ جو شخص چل کر خدا کے پاس آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہے۔ حضورِانور نے اس کی روشنی میں تلقین فرمائی کہ اس کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے۔

اسی طرح حضورِانور نے صحابۂ کرامؓ کی حیاتِ مبارکہ کی روشن مثال بھی پیش فرمائی کہ وہ کاروبار بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنگ کے موقع پر تین سو اونٹ عطیہ کیے تھے جس سے ان کی پیشۂ تجارت سے وابستگی اجاگر ہوتی ہے۔ اس کے باوجود صحابہؓ خدا کو نہیں بھولے اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے۔

(3) ایک ناصر بھائی نے انتہائی جذباتی انداز اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ عرض کیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے بعد فتح مکہ کے ذریعہ واپس لوٹایا، کیا خلیفۃ المسیح بھی دوبارہ پاکستان جائیں گے یا پاکستان اب اس برکت سے محروم ہوگیا ہے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ یہ جتنے جذباتی آپ اِس وقت ہو رہے ہیں اتنے جذباتی ہو کے پاکستان واپسی کے لیے دو نفل پڑھا کریں، سارے لوگ پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ قبول بھی کرے گا۔ مَیں تو کئی دفعہ ذکر کرچکا ہوں کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خواب میں ایک دفعہ کہا کہ اگر سارے احمدی تین دن اکٹھے ایک جان ہو کے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں تو حالات بدل سکتے ہیں۔

باقی انبیاء جب ہجرت کرتے ہیں تو عموماً دوبارہ وہاں نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ تو کرلی لیکن رہے مدینہ میں ہی۔ ہاں کبھی نہ کبھی خلافت کے لیے راستے کھلیں گے، یہ تو نہیں ہوسکتا کہ راستہ بالکل ہی ختم ہوگیا، کوئی نہ کوئی ایسے حالات پیدا ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ!

وہاں ربوہ میں بھی مرکز ہے، قادیان بھی مرکز ہے۔ قادیان میں لوٹنے کی بھی پیشگوئیاں ہیں، ربوہ میں لوٹنے کی بھی خبریں ہیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ربوہ سے بڑی امید رکھتے تھے۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ جب خلافت کا وہاں بھی جانا ہوگا، یہ نہیں کہتا کہ مستقل جاکر وہاں قیام ہوگا۔ یہ جماعت کی ترقیات سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس

طرح اس نے جماعت کو ترقیات دینی ہیں۔خلیفۂ وقت کا اگر پاکستان جانا ہوگا، ربوہ میں جانا ہوگا، قادیان میں جانا ہوگا تو اس وقت ہوگا جب وہ یہاں باہر کے ملکوں میں بھی رہے گا جہاں اشاعت اسلام کے لیے وسائل اور ذرائع زیادہ ہیں۔اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب یورپ میں اور ان ترقی یافتہ ملکوں میں اسلام اور جماعت کی مخالفت شروع ہو جائے گی تو ہو سکتا ہے کہ یہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑے، کہیں اَور جانا پڑے یا پھر واپس وہاں چلے جائیں۔قادیان جائیں یا ربوہ جائیں۔

تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید تو یہی رکھنی چاہیے لیکن اس کے لیے ہمیں کوشش بھی کرنی ہوگی، اپنے اعمال کی اصلاح کرنی ہوگی، اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنی ہوگی، اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے زیادہ بڑھانا ہوگا، دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ حالات بدل جائیں گے۔

(4) انہی دوست نے دوسرا سوال کیا کہ کیا ایک عورت بغیر محرم کے، جیسا کہ آج کل دیکھنے میں آیا ہے کہ ٹریول ایجنسیز (travel agencies) وغیرہ انتظامات کرواتی ہیں، حج یا عمرہ کر سکتی ہے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ پرانے زمانے میں سفر کی سہولتیں نہیں تھیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں محرم کے ساتھ سفر کیا کریں کیونکہ بعض دفعہ ضرورت بھی پیش آ جاتی ہے۔عورتیں عام طور پر جب حج یا عمرہ کرتی ہیں تو عموماً عورتیں، عورتوں کا ہی گروپ بنا کر کر رہی ہوتی ہیں یا اکثر یہ ہوتا ہے کہ بعض فیملیاں گروپ بنا لیتی ہیں اور اس میں دوسری عورتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔گو وہ محرم نہیں ہوتے لیکن دوسری عورتیں ان کے ساتھ کسی اَور فیملی کی شامل ہوتی ہیں تو اس طرح گروپ میں لوگ جا رہے ہوتے ہیں، پھر حفاظت کے لیے بڑے وسیع گروپ جا رہے ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد یہ ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ جب امن قائم ہو جائے گا، سفروں میں خطرات نہیں رہیں گے اور ایک عورت اکیلی مدینہ سے حضر موت تک کا سفر کر لے گی اور اس کو خدا کے سوا کسی اَور کا کوئی خوف نہیں ہوگا، یہ بھی حدیث ہے۔مَیں تو اس سے یہی استنباط کرتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا علیحدہ سفر کرنا منع نہیں ہے لیکن سفر کے خطرات کی وجہ سے بہتر یہی ہے کہ عورت یا تو محرموں کے ساتھ یا اپنے گروپ کے ساتھ سفر کرے تاکہ حفاظت میں رہے۔

آج کل سفر کی سہولیات بھی ہیں اور حالات بھی بہتر ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا حج اور عمرہ کے لیے صرف خطرہ ہے؟ باقی ساری جگہ دنیا میں عورتیں پھرتی ہیں تو کہیں آپ نے کسی کو روکا ہے؟ تو جب وہاں نہیں روکتے تو یہاں حج اور عمرہ میں ہی سارا خطرہ آپ کو نظر آتا ہے؟

(5) حضورِانور سے راہنمائی طلب فرمائی گئی کہ ہم اپنی نمازوں میں حالتِ خشوع وخضوع کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟

حضورانور نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو اس میں ادعیۂ ماثورہ کو پوری توجہ سے پڑھیں۔نفلی نمازوں کے دوران بار بار تکرار کے ساتھ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اور اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے کلمات ادا کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازوں کے دوران اپنے اوپر حالتِ گریہ و زاری طاری کرنے کی نصیحت فرمائی ہے کیونکہ چہرے کی ظاہری کیفیت انسان کے باطن پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔حضورِانور نے مزید تلقین فرمائی کہ اس کے لیے دعا اور کوشش کرنی چاہیے۔

(6) مشرق وسطیٰ کی موجودہ کشیدہ صورت حال کے تناظر میں ایک سوال کیا گیا کہ فلسطین کے لوگوں کو کب تک امن نصیب ہوگا اور وہاں کے لوگ کب تک بہتر حالت میں آ جائیں گے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ عباد الصالحین جب بن جائیں گے تو مسلمان دوبارہ امن میں آ کر وہاں قبضہ کر لیں گے۔اس کے لیے مَیں نے یہ کہا تھا بلکہ مُربیان کو سرکلر بھی کروایا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کبیر میں سے سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع کے آخری حصہ کی تفسیر پڑھیں، اسی طرح سورۂ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۶ کی تفسیر پڑھیں، اس میں سارا آ جائے گا کہ فلسطین کے اور اسرائیل کے حالات کیا ہیں اور کیا ہونا ہے، اس کے بعد اس پر قبضہ کس طرح ہوگا، یہ اسلحہ سے اور جنگوں سے اور ان چیزوں سے نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے وہاں یہی شرط رکھی ہے کہ عباد الصالحین پیدا ہوں گے،

وہی قبضہ کریں گے، جب ہماری یہ حالت ہو جائے گی تو وہاں حالات بھی بہتر ہو جائیں گے۔ اصل چیز یہی ہے کہ ہم جتنی جلدی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے ہوں گے، اتنی جلدی اللہ تعالیٰ بھی ہمارے لیے حالات بہتر کرے گا۔

آپ تفسیر ویسے پڑھ لیں۔ لمبی تفسیر ہے اس لیے اس کو پڑھ لیں۔ آپ لوگوں کے پاس تو تفسیر کبیر ہونی چاہیے بلکہ مَیں نے کہا تھا کہ مسجدوں میں درس بھی دیا کریں۔

(7) ایک ناصر بھائی نے دریافت کیا کہ ہم تقویٰ کے اعلیٰ معیار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

حضورِانور نے جواب دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف۔ اللہ تعالیٰ کا خوف کسی ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی محبّت کی وجہ سے خوف کہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ آپ کو کسی سے پیار ہو تو یہی خیال ہوتا ہے کہ وہ ناراض نہ ہو جائے۔ بعض لوگ اپنی بیویوں سے لڑائی اس لیے کر لیتے ہیں کہ ماں باپ ناراض نہ ہو جائیں تو وہ محبّت کی وجہ سے ہوتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ بیویوں کے بھی حق ادا کرو اور ماں باپ کے بھی حق ادا کرو۔ لیکن بہرحال ایک محبّت ہوتی ہے جس کی وجہ سے، اس خوف کی وجہ سے، آپ لوگ ان کی باتیں مانتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ میرا تقویٰ اختیار کرو، میرا خوف دل میں پیدا کرو لیکن محبّت سے۔ اللہ کی محبّت پیدا ہو جائے گی جس کے لیے مَیں پہلے بتا چکا ہوں، بہت ساری وضاحت کر چکا ہوں تو تقویٰ کا معیار بھی حاصل ہو گا۔

پھر جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں ان پر عمل کریں، قرآن کریم میں بے شمار احکام ہیں، سات سو حکم ہیں یا بعض جگہ لکھا ہے کہ بارہ سو حکم ہیں، تو وہ جتنے بھی ہیں، تلاش کر کے جہاں جہاں آتے ہیں، اس سے جہاں اللہ تعالیٰ نے خوف دلایا ہے وہاں خوف کریں، استغفار پڑھیں۔ قرآنِ شریف کی تلاوت کرتے ہوئے جہاں ان حکموں پر عمل کرنے کا حکم ہے وہاں عمل کرنے کی کوشش بھی کریں تو تقویٰ کے معیار حاصل ہو جاتے ہیں۔

ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے راہنما کتاب تو رکھی ہوئی ہے اب اس پر مَیں نے کیا بتانا ہے؟ باقی خلاصہ ایک شعر میں مَیں نے بتا دیا کہ نخوت چھوڑیں، کبر چھوڑیں، غرور چھوڑیں، بخل چھوڑیں اور یہ بخل ہر چیز میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ مال میں بخل، تعلقات میں بھی بخل، اپنے آپس میں نیک جذبات کے اظہار میں بعض بخل کرتے ہیں وہ بھی نہیں کرنا۔ تو بہت ساری چیزیں ہیں ان کو اگر آپ صحیح کر لیں تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے، تقویٰ حاصل ہو جاتا ہے۔

(8) ایک سوال کیا گیا کہ بعض افرادِ جماعت کسی عہدیدار کے غلط رویے یا کسی غلط فہمی کی وجہ سے آہستہ آہستہ جماعت سے دُور ہو جاتے ہیں اور رابطہ کرنے پر جواب نہیں دیتے، ان کو دوبارہ نظام سے جوڑنے کے لیے کیا طریق اختیار کرنا چاہیے؟

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو عہدیداروں کی اصلاح ہے۔ عہدیدار اپنی اصلاح کریں اور پھر ایسے لوگ جو دُور ہٹے ہوئے ہیں، ان سے جن عہدیداروں کے تعلقات ٹھیک ہیں، ان سے رابطہ پیدا کریں۔ صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ ان سے رابطہ پیدا کریں اور صرف یہ نہیں ہے کہ ان سے چندہ لینے کے لیے ان کے پاس چلے جائیں یا اجلاس پر بلانے کے لیے ان کے پاس چلے جائیں، ان سے ذاتی تعلق پیدا کریں اور جب ذاتی تعلق پیدا ہو گا تو پھر ان کو سمجھائیں بھی کہ تم نے احمدیت قبول کی تھی یا جماعتی نظام میں آئے تھے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس زمانے میں جب امام مہدی آئے گا تو اس کو مان لینا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو مان لینا اور اس کی جماعت میں شامل ہو جانا، تو تم نے مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے بعد خلافت کی بیعت کی ہے، تم نے کسی عہدیدار کی بیعت تو نہیں کی، تو عہدیدار کے غلط رویے کی وجہ سے تم جماعت سے کیوں دُور ہٹ رہے ہو، کیوں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ جب ذاتی تعلقات اس حد تک ہوں گے تو پھر ایسا ممکن ہے۔ لیکن آپ پہلے ہی جا کے اس کو bluntly کہنا شروع کر دیں گے کہ تم

پیچھے ہٹ گئے ہو، تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ کردے گا، وہ کردے گا۔ وہ کہے گا کہ اچھا! پھر ٹھیک ہے میرا اَور اللہ کا معاملہ ہے، تم کون ہوتے ہو، جاؤ گھر بیٹھو۔

تو اصل چیز یہی ہے کہ اگر یہ پتا لگے کہ عہدیداروں کی وجہ سے ایسا ہے تو پھر عہدیداروں کا کام ہے کہ اپنی اصلاح کریں اور ان کی اصلاح کے لیے کوشش بھی کریں چاہے خود ذاتی رابطہ کر کے کوشش کریں یا کسی ایسے شخص کے ذریعہ سے جن سے ان کے اچھے تعلقات ہیں، اس کے ذریعہ سے ان کو سمجھانے کی کوشش کریں کہ جماعت سے دُور ہٹنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر تمہاری ناراضگی ہے تو عہدیدار سے ہے نہ کہ جماعت سے۔

پھر جب بے چارہ کوئی ایسا ناراض ہوا ہوا مسجد میں آجاتا ہے، دو مہینے، چار مہینے نہیں آیا، تو اس کو پھر جو ارد گرد کے لوگ ہیں آ کے بڑے طنزیہ انداز میں کہتے ہیں ''اَج تے بڑی رونق لگ گئی اے، اَج تے بڑا اچّن چڑھ گیا اے'' یعنی آج تو مسجد میں ہم نے آپ کو دیکھ لیا۔ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، جس سے وہ اگلا اَور چڑ جاتا ہے۔ اس لیے اپنے رویے بھی درست کریں۔

یہ جو جماعت ہے اس کی تو خوبصورتی ہی یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ایک عضو میں جب تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم پر اس کا اثر ہوتا ہے، اگر یہ سوچ پیدا کریں گے تو وہ نزدیک ہو جائے گا نہ یہ کہ اگر کسی کی اصلاح ہو گئی ہے، آ گیا ہے یا کسی کے سمجھانے پر آ گیا ہے تو اس کو اتنا طنز کریں اور اس کو ایسی نظروں سے دیکھیں کہ وہ اگلا بے چارہ دوبارہ دَوڑ جائے، پھر وہ اگلا جمعہ ہی نہ پڑھے۔

یہ رویے آپ کو ٹھیک کرنے پڑیں گے اور یہ روح پیدا کریں کہ ہم نے آپس میں بھائی بھائی بن کے رہنا ہے۔ ہمیں آپس میں رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ (الفتح:۳۰) کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے جو اسلام کو ماننے والے ہیں، جو دین پر قائم ہیں، وہ ایک ہو کر رہتے ہیں اور ہر ایک کی تکلیف کا احساس کرتے ہیں۔

تو ہم نے بچانا ہے۔ ایک دوسرے کو بچانا بھی بہت بڑی بات ہے۔ ان کے ایمان کا امتحان نہ لیں۔ عہدیداروں کا بھی کام ہے کہ اپنی اصلاح کریں اور خدمتِ دین کو ایک فضلِ الٰہی جانیں نہ یہ کہ ہمیں عہدہ مل گیا تو ہم پتا نہیں کوئی چیز بن گئے ہیں۔ کوئی چیز نہیں بنے۔ پھلوں کے درختوں سے مثال لیں۔ عاجزی سے پھل کی شاخ نیچے جھکتی چلی جاتی ہے، اس طرح اپنے آپ کو جھکائیں۔ تو پہلی اصلاح تو عہدیداروں کی ہے۔ عہدیدار جب اصلاح کر لیں گے تو باقی لوگ آپ ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔

(9) ایک سوال کیا گیا کہ دنیا کے موجودہ حالات میں بین الاقوامی ادارے مظلوم کو انصاف مہیا کرنے میں ناکام رہے ہیں، حضورِ انور کی رائے میں کیا تبدیلی لائی جائے کہ مظلوموں کی نجات کے عملی اقدامات ہو سکیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تبدیلی کیا لانی تھی؟ ہمارے سامنے تو مثالیں ہیں، مَیں کئی دفعہ بیان بھی کر چکا ہوں، پیش بھی کر چکا ہوں، بلکہ ہمارے تو لٹریچر میں پہلے بھی خلفاء اس کو بار بار بیان کرتے رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ پہلی جنگِ عظیم ہوئی، انہوں نے لیگ آف نیشنز (League of Nations) قائم کی، اس لیے کہ دنیا میں امن قائم کریں گے اور ہم دنیا کو ایک رکھیں گے اور اب ہم جنگ نہیں ہونے دیں گے، یہ تباہی دنیا میں نہیں آنے دیں گے، جو پہلی جنگ چار سال کی ہوئی اس طرح کی جنگ دوبارہ نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن کیا ہوا؟ یہی جو ادارے تھے، انہوں نے انصاف مہیا نہیں کیا اور اس کے نتیجے میں پھر ۱۹۳۹ء میں دوبارہ جنگِ عظیم دوم شروع ہو گئی۔ اس کے بعد انہوں نے United Nations بنا دی۔ United Nations میں پھر انہوں نے پانچ ملکوں کو ویٹو پاور (veto power) دے دی، پھر انصاف کہاں سے قائم رہا؟ جب تک برابری کے اصول نہیں رہیں گے اس وقت تک یہی ہوگا۔ ویٹو پاور سے پھر فساد دنیا میں پیدا ہو گیا۔

اب یہ کیا ہے؟ اسرائیل ظلم کر رہا ہے۔ یہ بے شک کہتے ہیں کہ جی! حماس نے ظلم کیا۔ حماس نے ظلم کیا ہوگا۔ ان کے تیرہ سو آدمی مار دیے۔ لیکن اس کے بدلے میں انہوں نے دس گنا معصوموں کو مار

دیا۔ ایک کے بدلے ایک کی بجائے دس آدمی مار دیے، اب تک پتا نہیں اَور کتنے مارنے ہیں۔ تو اسرائیل کو کچھ کہنے کی کسی کو جرأت نہیں ہے۔ اب یہودیوں پر اگر ظلم ہوا تھا تو جرمنی والوں نے ظلم کیا تھا، یورپ نے ظلم کیا تھا، فلسطینیوں نے تو ظلم نہیں کیا تھا۔ کرے کوئی اور بھرے کوئی!

اصل میں لاشعوری طور پر یا ارادۃً یہ لوگ کہتے تو نہیں کہ ہم مذہبی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن عملاً یہی ہے کہ کوئی بھی جو مذہب ہے اس کے یہ خلاف ہیں۔ اور کیونکہ مسلمان اسلام پر زیادہ عمل کر رہے ہیں، اس لیے ان کے خلاف وہ تمام طاقتیں اور قوتیں اکٹھی ہو گئی ہیں جس میں atheists بھی ہیں اور دوسرے لوگ بھی ہیں جو مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ باقی مذاہب کو اپنے مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں، لیکن مسلمان کو اپنے مذہب سے دلچسپی ہے، اس لیے وہ اسے ختم کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن اصل میں تو یہی ہے کہ یہ طاقتیں محض اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اگر مذہب نہیں بھی ہے تو تب بھی اپنی معیشت کو قائم رکھنے کے لیے وہ چاہتے ہیں کہ تعلقات قائم رہیں اور اگر یو این (UN) میں بل (bill) پیش کیا جاتا ہے، قرارداد پیش کی جاتی ہے تو اس کو ویٹو کر دیتے ہیں، تو جب ایسے حالات ہوں تو مظلوم کو انصاف کہاں سے مہیا ہونا ہے؟ مظلوم قومیں تو ماری جائیں گی۔

یہی افریقہ کا حال ہے۔ افریقہ میں تو مسلمان نہیں ہیں، عیسائی ہیں، لیکن ان کو بھی لُوٹ کر یہ لوگ کھا گئے۔ یا pagan ہیں یا عیسائی ہیں ان کو بھی لُوٹ کے کھا رہے ہیں، ان کے سارے وسائل اور ذرائع، معدنیات لُوٹ کے کھا گئے۔ اس کے اوپر بھی اب شور پڑنا شروع ہو گیا ہے، افریقن قوموں میں بھی اُٹھنا شروع ہو گئی ہیں، شور مچانے لگ گئی ہیں کہ ہمیں سارے یورپ والے لُوٹ کر لے گئے ہیں۔ تو یہ ساری باتیں کہیں مذہب کے نام پر یا مذہب کے حوالے سے یا جو دوسرے حوالے سے کی جاتی ہیں لیکن اصل مقصد یہی ہے کہ Geopolitical gain ہے، جغرافیائی اور سیاسی مقاصد ہیں، جن کے حصول کے لیے یہ لوگ کوششیں کرتے ہیں اور انصاف پھر قائم نہیں کرتے اور اپنے آپ کو سب سے بڑا انصاف کا چیمپئن (champion) کہتے ہیں، امن قائم کرنے کا چیمپئن کہتے ہیں۔

تو اس کا آخری علاج تو یہی ہے کہ دنیا میں اسلام کی حکومت قائم ہو، انصاف پسند مسلمانوں کی حکومت قائم ہو اور وہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے اور اس کے لیے ہمارا کام ہے کہ ہم تبلیغ کریں اور جس حد تک پیغام پہنچا سکتے ہیں پیغام پہنچائیں۔

مَیں بے شمار جگہوں پر کیپیٹل ہل (Capitol Hill) میں اور باقی جگہوں پر بھی، ہر جگہ یہی باتیں کرتا رہا ہوں کہ تم لوگ ویٹو پاور کی بات جب تک کرتے ہو، اس وقت تک امن نہیں قائم کر سکتے۔ میں وہاں بھی کہہ کے آیا تھا کہ تمہاری بڑی طاقتیں جو انصاف قائم کرنا چاہتی ہیں، نہیں کر سکتیں۔ اور ان سے آرام سے بات ہو جاتی ہے، وہ کہتے ہیں ہاں! بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ پر کرنا انہوں نے وہی ہے۔

تو انہوں نے کیا امن قائم کرنا ہے؟ امن تو اسی وقت قائم ہو گا جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلائے اور اکثریت اس میں شامل ہو جائے گی۔ اس کے لیے ہمیں اپنی کوشش کرتے رہنا چاہیے، دعاؤں سے بھی اور کوشش سے بھی۔ یہی ایک حل ہے اس کے علاوہ اَور کوئی حل نہیں۔ جب تک اس حل کا نتیجہ سامنے نہیں آتا، اس وقت تک مظلوم اسی طرح پستے چلے جائیں گے۔

اب یہ تیسری جنگِ عظیم ہو گی تو پھر اس کے بعد امن قائم کرنے کے لیے ایک اَور بین الاقوامی تنظیم بنا دیں گے۔ اس کا بھی یہی حال ہو گا، یہ تو دجّالی چالیں ہیں، یہ کبھی ختم ہونی ہی نہیں۔ اس لیے بہت زیادہ دعاؤں اور محنت کی ضرورت ہے جو ہمیں کرنی چاہیے۔

(10) اس بابرکت محفل میں کیا جانے والا آخری سوال پاکستان میں مستقبل قریب میں منعقد ہونے والے عام انتخابات کے بارے میں تھا کہ اس سیاسی ماحول میں ایک احمدی کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

اس پر حضورِ انور نے واضح فرمایا کہ ہمارا کردار ہے ہی کوئی نہیں۔ جب تک ہم جوائنٹ الیکٹوریٹ (joint electorate) میں شامل نہیں ہوتے، ایک مشترکہ فہرست جو ووٹرز (voters) کی ہے، اس میں شامل نہیں ہوتے قطع نظر اس کے کہ ہم ان کی نظر میں غیر مسلم ہیں یا مسلمان ہیں یا عیسائی ہیں یا یہودی ہیں یا جو بھی ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں جس طرح باقی مذاہب کے لوگوں، باقی اقلیتوں کو تم کہتے ہو کہ ان کی ایک ووٹرز لسٹ (list) بنے گی، اس طرح ایک لسٹ بناؤ، احمدیوں کو شامل کرو۔ احمدیوں کی علیحدہ ایک اقلیت کی لسٹ بنا کے ایک احمدی اور قادیانی اور مرزائی یا لاہوری کر کے علیحدہ لسٹ بنانا، یہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم خود تسلیم کر لیں کہ ہم اقلیت اور مسلمانوں سے ہٹ کے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہم نے تو یہ تسلیم ہی نہیں کرنا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا حق ہے کہ ہم پاکستانی شہری ہیں، پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ہمیں پاکستانی شہری کا ووٹ کا حق ملنا چاہیے نہ کہ احمدی اور قادیانی کا۔ اس لیے اگر مشترکہ لسٹ پاکستانی شہری کی بنے گی تو ہم الیکشن میں شامل ہوں گے، نہیں تو ہم شامل نہیں ہوں گے، ہمارا کوئی کردار ہی نہیں۔

ہاں! بعض اردگرد کے لوگ، جہاں جہاں ہمارا اثر ہے، وہ آ جاتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ اپنے بعض لوگوں کو جو تمہارے زیر اثر ہیں ان کو کہہ دو کہ ہمیں ووٹ دے دیں۔ ابھی بھی ہمارے کہنے پر وہ لوگ ووٹ دے دیتے ہیں، غیر از جماعت بھی، جو اچھے شریف لوگ ہیں یا ہمارے سمجھانے سے سمجھ بھی جاتے ہیں۔ تو بات یہ ہے کہ ہمارا تو کوئی کردار ہی نہیں ہے، باقی دعا کریں کہ پاکستان کے حالات بہتر ہوں۔

ملاقات کے اختتام پر صدر صاحب مجلس نے ایک ایسے دوست کا تعارف کروایا کہ جو حال ہی میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضورِانور کے قبول احمدیت کی وجہ دریافت فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ جب مَیں آپ کا چہرہ دیکھتا ہوں تو مجھے آپ کے چہرے پر نور دکھائی دیتا ہے۔

حضورِانور نے موصوف کو تاکید فرمائی کہ میرے خیال میں آپ کو اپنے دینی علم میں اضافہ کرنا چاہیے، لٹریچر کا مطالعہ کریں، خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور تفسیرِ قرآن کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر، احمدیت کے بارے میں پختہ یقین اور ثباتِ قدم عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر پر سب شاملین کو اللہ حافظ کہتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور اس طرح سے یہ ملاقات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 18 جنوری 2024ء صفحہ 1 تا 3،7)

100 سال قبل فروری 1924ء

مسجد اقصیٰ کی توسیع:

مسجد اقصیٰ کے صحن کی توسیع ہو رہی ہے۔ جس کیلئے احباب قادیان نے چندہ بھی کیا ہے۔ وہ حصہ زمین جو ابھی تک ایک (دوست) کے قبضہ میں تھا۔ اَب خرید لیا گیا ہے۔ مسجد کا صحن نہایت موزوں اور پہلے سے زیادہ فراخ ہو جائے گا۔

(الفضل:29 فروری 1924ء صفحہ:1)

قرآن شریف کامل الہامی کتاب ہے:

اس عنوان پر 16 فروری 1924ء کو ینگ اسلامی اسوسی ایشن جموں کے جلسہ میں جناب حافظ روشن علی صاحب کے دو زبردست لیکچر ہوئے۔ دِن کے لیکچر میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی صدر جلسہ تھے۔ خواجہ صاحب نے جناب حافظ صاحب کے لیکچر کے متعلق عمدہ تقریر کی۔ جس میں یہ بھی کہا۔ کہ حافظ روشن علی صاحب کا یہ بے نظیر لیکچر تمام شکوک وشبہات کی تاریکیوں کو دُور کرنے والا حافظ صاحب کے نام کی طرح روشن تھا۔

(الفضل:22 فروری 1924ء صفحہ 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ دورہ کیلئے روانہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آج سہ شنبہ مؤرخہ 12 فروری ساڑھے تین بجے دن کے بغرض تبدیل آب وہوا چند روز کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضورؓ کے ہمراہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، مولوی رحیم بخش صاحب، بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی و نیک محمد صاحب اور عبدالواحد صاحب ہیں۔

(الفضل:15 فروری 1924ء صفحہ 1)

صداقت کی راہ میں جہالت سب سے بڑی روک:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خطبہ جمعہ 1.2.1924 میں فرماتے ہیں۔

”حضرت صاحب کے دعویٰ کے مقابلہ میں سب سے بڑی روک جہالت ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ جب ہدایت آ چکی ہے تو پھر مرزا صاحب کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ ان کو معلوم نہیں کہ فلاں حصہ ہدایت کا ہے کہاں؟ اور کیسے پورا ہو سکتا ہے۔“ (الفضل:8 فروری 1924ء صفحہ 6)

”قومیں اس سے برکت پائیں گی“

﴿سید کلیم احمد عجب شیر، اسسٹنٹ مینیجر فضلِ عمر پرنٹنگ پریس﴾

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ (الاحزاب:63) یعنی اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔

خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنّت ہے کہ جب بھی دنیا میں ظلمت چھائی اس نے اس کو دُور کرنے کے لیے نور کا ظہور فرمایا۔ اس دَور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ان وعدوں کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور پھر اپنے اس مرسل کے ذریعہ اسلام کی مدد فرمائی اور بے شمار نشانات اور وعدوں سے نوازا جو اپنے اپنے وقت پر پوری شان سے پورے ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ انہیں عظیم الشان نشانات میں ایک پیشگوئی مصلح موعود ہے۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی ذات میں بھی ایک زبردست آسمانی نشان اور صداقت کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ عظیم پیشگوئی آپؑ کے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے بابرکت وجود کے ذریعہ لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس پُرشوکت پیشگوئی میں ایک عظیم الشان بیٹے کی ولادت کی خبر دی گئی تھی، یہ کوئی عام اولاد کا وعدہ نہیں تھا بلکہ اس میں خدائے بزرگ و برتر نے موعود بیٹے کی خبر دی تھی جو اس کے روحانی کمالات کی نظیر و مثیل ہوگا۔ جس نے تمام اکنافِ عالم میں اپنی زندگی میں ہی نہیں بلکہ رہتی دنیا تک ایک بلند نام اور وسعت پذیر کام اپنے پیچھے چھوڑنے تھے۔ جس نے دینِ حق کی بنیادی تعلیمات کو زمین کے کناروں تک پہنچانا تھا۔ جس نے قوموں کی رستگاری کا موجب بننا تھا اور دنیا کی ہر قوم نے اس کے فیض سے برکت حاصل کرنا تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”قوموں نے ہماری مخالفت کی، ملکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں...... تم مت سمجھو کہ مَیں اس وقت بول رہا ہوں۔ اِس وقت مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا، جو شخص میرے مقابلے میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رُسوا کیا جائے گا، وہ تباہ و برباد کیا جائے گا مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اُس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشّان بنیاد قائم کردے گا۔ مَیں ایک انسان ہوں میں آج بھی مَر سکتا ہوں اور کل بھی مَر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ مَیں اِس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔“

(میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 232 تا 233)

اللہ تعالیٰ نے ایک خواب کے ذریعہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر منکشف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ چنانچہ آپؓ نے 28؍جنوری 1944ء کو قادیان میں اپنے خطبہ جمعہ میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ پھر آپؓ نے 20؍فروری 1944ء کو ہوشیار پور کے مقام پر ایک جلسہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ 12؍مارچ 1944ء کو بمقام لاہور جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اس پرشوکت پیشگوئی کے متعلق آپؓ فرماتے ہیں:

”میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی، میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام دنیا کے

کناروں تک پہنچے گا۔ خصوصاً مغربی ممالک میں جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کرے گا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا۔ تب جبکہ خدا نے مجھے یہ خبر دے دی مَیں نے اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آج مَیں اِس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔''

(میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 228 تا 229)

انجیل مقدس کی پیشگوئی: حضرت مسیح علیہ السلام نے انجیل متی باب 24 میں اپنی بعثت ثانی کی پیشگوئی کی ہے۔ اس کے بعد باب 25 کا آغاز یوں ہوتا ہے:

''اس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بیوقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا اور جب دولہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں اور سوگئیں آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دولہا آ گیا۔ اس کے استقبال کو نکلو اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعل درست کرنے لگیں اور بیوقوفوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب دیا کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لیے کافی نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جارہی تھیں تو دولہا آ پہنچا اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہوگیا۔ پھر وہ باقی کنواریاں بھی آئیں اور آ کر کہنے لگیں۔ اے خداوند! اے خداوند! ہمارے لیے دروازہ کھول دے اس نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مَیں تم کو نہیں جانتا۔'' (متی باب 25 آیت 1 تا 12)

یہ تمثیل درحقیقت حضرت مسیح ناصریؑ کی اپنی بعثت ثانی کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اس تمثیل میں حضرت مسیح ناصری نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو کچھ قومیں جو ہوشیار ہوں گی وہ مجھے مان لیں گی لیکن کچھ اپنی غفلت کی وجہ سے مجھے ماننے سے محروم رہ جائیں گی۔'' (الفضل 19 فروری 1960ء)

کنواری اقوام: یہ قومیں کون سی ہیں اس کو سمجھنے کے لیے یہ بات جاننی ضروری ہے کہ مذہبی اصطلاح میں کنوار پن قابل تعریف نہیں بلکہ ایک بڑا بھاری نقص ہے۔ دنیا کی تمام قوموں کے لیے یہ مقدر ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانی کے ذریعہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی اور اطاعت میں داخل ہوں اور اپنا وجود اسی آسمانی دولہا کے سپرد کردیں تا کہ وہ روحانی طور پر بارآور ہوں اور ان کی روحانی اولاد پیدا ہو۔ پس کنواری سے مراد وہ تمام اقوام ہیں جنہوں نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا۔ یہ قومیں دو حصوں میں منقسم ہیں ایک تو وہ اقوام ہیں جن تک اسلام کے دَورِ اوّل میں پیغام نہیں پہنچا۔ اور دوسری وہ جن تک اسلام کا پیغام پہنچا تو ہے مگر انہوں نے عموماً قبول نہیں کیا۔ ان میں سب سے وسیع حصہ عیسائی اقوام کا ہے جو خود بھی بے تابی کے ساتھ حضرت مسیحؑ کی بعثت ثانی کی منتظر ہیں۔ لیکن دراصل اُنہیں حضرت مسیحؑ پر ایمان نہیں۔ کیونکہ وہ انہیں خدا کے نبی کی بجائے خدا کا بیٹا قرار دیتی ہیں۔ پس مسیح موعودؑ کی خلافت کے ذریعہ ہی اسلام میں داخل ہو کر انہیں مسیحؑ اوّل پر بھی حقیقی ایمان عطا ہوگا اور وہ آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے دین اسلام کے عالمگیر غلبہ اور تمام اقوام عالم کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد

پر جمع کرے۔‘‘ (رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307)

پھر اللہ تعالیٰ نے حسن و احسان میں مسیحا کے نظیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو یہ خبر دی کہ اس پیشگوئی کا آپ کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور آپ کے ذریعہ کنواری اقوام کا اسلام میں داخلہ مقدر ہے۔ چنانچہ جنوری 1944ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایک رؤیا کے ذریعے یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس رؤیا میں آپ نے فرمایا: اَنَا الْمَسِیحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُهٗ وَ خَلِیْفَتُهٗ کہ میں بھی مسیح موعود ہی ہوں یعنی اس کا مشابہ نظیر اور خلیفہ۔

اسی رؤیا میں آگے چل کر حضورؓ فرماتے ہیں:

’’رؤیا میں مَیں نے جو یہ کہا کہ مَیں وہ ہوں جس کے لیے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں اس سے مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے زمانہ میں یا میری تبلیغ سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں۔ ان قوموں کو جن کے لیے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصری کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں ہدایت عطا فرمائے گا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ ایمان لانے والی سمجھی جائیں گی۔‘‘

اس رؤیا سے قریباً دس سال قبل خدا تعالیٰ نے اپنی خاص تقدیر کے تحت آپ کے ہاتھوں عظیم الشان تحریک جدید کی بنیاد رکھوائی۔ جس کے ذریعہ تمام اقوام عالم میں دعوت حق کا ایک ابدی نظام جاری کر دیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان قوموں کے دین اسلام میں داخلہ کی پُرجلال پیشگوئی اپنے پہلے دورہ کے بعد فرمائی۔ فجی قوم کے متعلق فرمایا: ’’یہ قوم اللہ کے فضل سے قبول اسلام کے لیے بالکل تیار بیٹھی ہے …… ایک قدم اور ایک چھلانگ اور ایک جھپٹا مارنے کی دیر ہے سارا فجی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں پڑا ہوگا۔‘‘ (الفضل 29 نومبر 1983ء)

آسٹریلیا کی قدیم اقوام: آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے متعلق فرمایا: ’’وہ دن دور نہیں جب آسٹریلیا کے براعظم میں اسلام کا سورج پوری شان سے چمکے گا۔ اب تو آسٹریلیا میں جگہ جگہ مساجد بنیں گی۔ لازماً آسٹریلیا کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن کے سائے میں آنا پڑے گا‘‘۔

(الفضل 29 نومبر 1983ء)

یہ ساری بشارات اس آسمانی بادشاہت کے قیام کے لیے ہیں جس کے تخت پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ افروز ہوں گے اور جس کے قیام کی اقوام عالم ہمیشہ منتظر رہیں۔ آسٹریلیا کے قدیم باشندے ایبورجینز کم ازکم چالیس ہزار سال پہلے سے آسٹریلیا میں آباد ہیں ان کے مذہب کی بنیاد خوابوں پر ہے جن کے بارے میں رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ سچی مبشر رؤیا نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ یعنی خدا کی طرف سے ملنے والی ہدایت کا آغاز خوابوں کے ذریعہ ہوتا ہے جو ترقی کرتے کرتے شریعت اور ماموریت کے الہام تک پہنچتا ہے۔

ایبورجینز مختلف قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ چھ سو سے زائد زبانیں بولی جاتی تھیں۔ نہ ان کا آپس میں کوئی رابطہ تھا نہ کوئی مشترک زبان تھی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس کے باوجود وہ سبھی یہ مانتے تھے کہ کائنات کی ایک طاقت ہے جو رؤیا کے ذریعہ ہم سے رابطہ رکھتی ہے۔ ان کی خوابوں کا ایک نظام ہے خوابوں کی تاویل کرنے والے ان میں بزرگ موجود ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ خوابوں میں جو پیغام ملتے ہیں وہ مستقبل میں اسی طرح پورے ہوتے ہیں یہ گویا اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا نے کسی بھی قوم اور نسل کو بغیر ہدایت کے نہیں چھوڑا۔ ان کو یقین تھا کہ اس کائنات میں ایک برتر ہستی ہے جو ہر چیز سے پہلے موجود تھی جس نے دنیا کو پیدا کیا اور پھر آسمانوں پر چلی گئی۔

کنواری اقوام کے متعلق پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عہد میں اس طرح پوری ہوئی کہ عالمی بیعت کی مہم کے ذریعہ نئی کنواری اقوام نے احمدیت کی آغوش میں پناہ حاصل کی۔ ان میں فجی قوم اور آسٹریلیا کے قدیم باشندے قابل ذکر ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1983ء میں مشرق بعید کے دورہ پر تشریف لائے تو فجی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا میں ایک بزرگ خاتون دکھائیں جو حضور کی والدہ محترمہ کی رضاعی بہن تھیں انہوں نے کبھی شادی نہ کی تھی اور برص کی مریضہ تھیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بڑی محبت سے گلے لگالیا۔ حضور نے اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ پیشگوئی تھی جس کا بائبل میں ذکر ہے کہ کنواریاں اس کا انتظار کریں گی اور مسیح کے متعلق اس کی صفات میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ برص زدہ کو اچھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس رؤیا میں دو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ مسیح موعودؑ کو جن کنواریوں کو برکت بخشنے کی خوشخبری دی گئی ہے اس سفر میں انشاء اللہ ایسی کنواری قوموں سے ہمارا واسطہ پڑے گا اور پھر برص دکھائی گئی جو مسیح سے تعلق رکھتی ہے کہ مسیح جس بیماری کو شفاء بخشے گا اس میں سے ایک برص ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ایک خاتون میں جو کنواری بھی ہیں اور جن کو برص بھی ہے اور ذاتی طور پر ان کے اندر نیکی پائی جاتی ہے۔ تو یہ بھی خوشخبری تھی کہ یہ بیماری ایک سطحی بیماری ہے گہری نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے کاموں میں جو یہ اہم کام ہے کہ نئی قوموں کو اسلام سے روشناس کرائے گا اس کا وقت آ پہنچا ہے۔ چنانچہ اس رؤیا کے بعد جب فجی قوم سے ہمارا تعارف ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ فجی قوم بھی ان قوموں میں سے ایک قوم ہے جس کو خدا تعالیٰ نے بطور کنواری اور بیمار دکھایا۔'' (روزنامہ الفضل 4 جنوری 1984ء)

1989ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ آسٹریلیا کے دورہ پر تشریف لے گئے تو آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے لیڈر برنم برنم بھی ایک گروپ کے ساتھ حضور کو ملنے کے لیے آئے۔ وہ ایبوریجنیز کی مسروقہ نسل (Stolen Generation) کے نمائندہ تھے یعنی وہ ان ہزاروں بچوں میں سے ایک تھے جن کو حکومت نے ان کے والدین سے زبردستی چھین کر مختلف اداروں اور چرچوں کی کفالت میں دے دیا تھا۔ ان کا ماضی ان سے چھین لیا گیا تھا۔ انہیں عیسائی مذہب اور کلچر سکھایا گیا تھا۔ ان کے والدین اور قبیلوں سے ان کا تعلق منقطع کر دیا گیا اور ان پر طرح طرح کے ظلم کیے گئے۔ برنم برنم 1936ء میں پیدا ہوئے تھے ابھی پانچ ماہ کے تھے کہ گوروں نے زبردستی ان کی والدہ کی گود سے انہیں چھین لیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وہاں انسان نہیں بلکہ حیوان سمجھا جاتا تھا۔ رات کے وقت ان کے سامنے بے حیائی کے کام کیے جاتے تھے۔ ان بچوں سے ان کی طاقت سے بڑھ کر سخت کام لیے جاتے، بھوکا رکھا جاتا، علاج کی سہولت سے بھی محروم رکھا جاتا۔ چنانچہ بہت تھے جو وقت سے پہلے مر جاتے۔ (سڈنی مارننگ ہیرالڈ 24 مئی 1997ء)

برنم برنم 1997ء میں وفات پا گئے تھے۔

خلافت خامسہ اور قوموں کی آمد: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2006ء میں پہلی مرتبہ آسٹریلیا کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ 14 اپریل 2006ء کا خطبہ جمعہ پہلی مرتبہ کسی خلیفۃ المسیح کا آسٹریلیا سے براہ راست نشر ہونے والا پہلا خطبہ جمعہ تھا۔ 22 اپریل 2006ء کو ایک لوکل Aboriginal Community کے نمائندے نے حضور انور کو اپنے روایتی انداز میں ایک خاص آلے Didgeridoo کے ذریعے خوش آمدید کہا۔ پھر اپنے ایک مخصوص ہتھیار Boomerang سے شکار کرنے کا مظاہرہ کیا۔ یہ ہتھیار کمان کی شکل کا ہوتا ہے اور اسے ایک خاص طریق اور زاویہ سے فضا میں پھینک کر پرندوں وغیرہ کا شکار کیا جاتا ہے۔ اس ہتھیار کی ایک

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)
طالب دعا:
پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن
ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA
انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد
✆:98490005318

خوبی یہ بتائی جاتی ہے کہ اِسے پھینکنے کے بعد وار خالی جانے کی صورت میں یہ ایک دائرہ کی شکل میں گھومتا ہوا واپس اسی جگہ آ تا ہے جہاں سے اسے پھینکا گیا تھا۔ تاہم اس کے لیے ایک خاص رُخ، خاص زاویہ اور ہوا کا رُخ بھی مدّنظر رکھنا پڑتا ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ہتھیار کو چند مرتبہ فضا میں پھینکا۔

ان ایبورجینز میں پاک تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے مکرم خالد سیف اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ احمدی ہونے والے ایک ایبورجینی سے کچھ عرصہ بعد اس کے دوستوں نے پوچھا کہ تمہیں احمدی ہوکر کیا ملا؟ وہ کہنے لگا میں اَب صاف ستھرا رہتا ہوں کیونکہ نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ باقاعدہ شادی کرکے بیوی بچوں کے ساتھ رہتا ہوں۔ نہ مَیں شراب پیتا ہوں نہ کوئی اَور نشہ کرتا ہوں۔ جوا بھی نہیں کھیلتا۔ کام کرکے کھاتا ہوں۔ میرے پاس پیسے بچتے ہیں اس لیے مَیں نے اپنا مکان بھی قسطوں پر خرید لیا ہے۔ جبکہ تم سب اپنے پیسے ادھر ادھر ضائع کردیتے ہو اور کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہو۔ اب بتاؤ کہ میں اچھا ہوں کہ تم؟

حضورانور کے دورۂ آسٹریلیا 2013ء میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان قدیم اقوام کی طرف سے نہایت محبت اور بشاشت کا سلوک ہوا۔ 23؍اکتوبر 2013ء کو تقریب عشائیہ میں سب سے پہلے Aunty Robyn Williams نے اپنا ایڈریس پیش کیا جو آسٹریلیا کی قدیم قوم Aboriginal کے قبائل Ugambe اور Mulanjali کی ایک بزرگ خاتون ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حضور کو خوش آمدید کہا، مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور ایک مقامی آرٹسٹ کا تحفہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اسے کوئی عام آدمی چھو نہیں سکتا لہٰذا ممبر آف پارلیمنٹ سے درخواست ہے کہ وہ خود اسے حضورانور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کریں۔ چنانچہ ممبر پارلیمنٹ نے اسے حضورانور کی خدمت میں پیش کیا۔ کئی ایڈریسز کے بعد حضورانور جب خطاب کے لیے تشریف لائے تو خطاب کے آغاز سے قبل فرمایا کہ تمام مہمان مقررین کے ایڈریسز کے بعد تالیاں بجائی گئی ہیں لیکن Aunty Robyn کے ایڈریس کے بعد تالیاں نہیں بجائی گئی تھیں۔ تو اب سب سے پہلے آنٹی Robyn کے لیے تالیاں بجائیں۔ چنانچہ سارے ہال نے تالیاں بجائیں۔ موصوفہ نے تقریب کے بعد اس بات کا اظہار کیا کہ آج مجھے جو عزت دی گئی ہے مَیں اس کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ ہمارا ایبورجینز کا فلیگ بھی لگایا گیا ہے۔ ایسی عزت تو ہمیں کبھی کسی نے نہیں دی۔

اقوام عالم کو خوشخبری: پس آج جماعت احمدیہ ان کنواری اقوام تک پہنچ رہی ہے اور ان کے دلوں کو فتح کررہی ہے۔ نرمی، محبت، پیار، عزت اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ان کی روحانی فتح کے دن قریب ہیں۔ یہ ساری کنواری اقوام خلافتِ احمدیہ کے ذریعے احمدیت کی آغوش میں آئیں گی کیونکہ ان کا دولہا صرف اور صرف خدا کا دین ہے۔ کنواری اقوام کے متعلق یہ پیشگوئی مسیح اول کی صداقت کا ثبوت بھی ہے اور مسیح موعودؑ کی صداقت کا بھی۔ اس کے پورا ہونے کی خبر دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’وہ جس نے آنا تھا نوشتوں کے مطابق آدھی رات کو آیا اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مامور ہمیشہ تاریکی کے زمانہ میں ہی آیا کرتے ہیں ...... اس زمانہ کا مسیح اور آسمانی بادشاہت کا دولہا ایسے ہی وقت میں آیا جبکہ کنواریاں سوچکی تھیں اور ان کی مشعلوں کا تیل ختم ہوچکا تھا سوائے چند کے جنہوں نے ہوشیاری سے تیل

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

محفوظ رکھ چھوڑا تھا اور جو دولہا کے جلوس میں شامل ہوگئیں باقی سب نہ صرف جلوس میں شامل نہیں ہوئیں بلکہ افسوس کہ وہ تمثیل کی کنواریوں کی مانند تیل کی تلاش میں بھی نہیں گئیں اور سوتی ہی رہیں مگر اللہ تعالیٰ کا رحم بہت وسیع ہے گو کہا گیا تھا کہ جو سوتی رہیں ان کے لیے شادی کے گھر کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا لیکن خدا تعالیٰ کے رحم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک جو اپنی غفلت سے تائب ہو کر دولہا کی طرف قدم اٹھائے اسے قبول کیا جائے تا شیطان کی حکومت کو ختم کیا جائے اور دنیا کا سردار ہمیشہ کے لیے بُعد میں داخل دیا جائے''۔(تحفہ لارڈ ارون صفحہ 19,20)

آپؓ ساری دنیا کو یہ بشارت دیتے ہیں کہ ابھی داخلہ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔آؤ اور نبی اکرمؐ پر ایمان لا کر آسمانی بادشاہت میں داخل ہو جاؤ۔تمام اقوام عالم کو مخاطب کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

''اے مشرق و مغرب کی سرزمین کے بسنے والو! سب خوش ہو جاؤ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو کہ آخر وہ دولہا جس کی تم کو انتظار تھی آ گیا۔آج تمہارے لیے غم اور فکر جائز نہیں۔آج تمہارے لیے حسرت و اندوہ کا موقع نہیں بلکہ خرمی و شادمانی کا زمانہ ہے مایوسی کا وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں پس تقدیس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں تمہارا ربّ خود چل کر تمہارے گھروں میں آ گیا اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضامندی کا طالب ہوا۔آؤ آؤ! کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جاویں اور اس کی حمد کے ترانے گائیں اور ثناء کے قصیدے پڑھیں اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑ لیں کہ پھر وہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو''۔

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ 271)

آپؓ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے اِذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت مَیں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریمؐ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا۔وہ مَیں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیش گوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔یاد رہے کہ مَیں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہؐ کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہؐ کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریمؐ کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو''۔ (الموعود،انوار العلوم جلد 17 صفحہ 527)

آپؓ نے فرمایا کہ ایک پیشگوئی یہ بھی کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو میرے ذریعہ سے پورا کیا۔ اول تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف مسلمانوں کو کوئی توجہ نہیں تھی اور وہ نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں۔وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں۔نہ ان میں تعلیم پائی جاتی تھی۔نہ ان کا تمدن اعلیٰ درجے کا تھا۔نہ ان کی تربیت کا کوئی سامان تھا۔ جیسے افریقن علاقے ہیں کہ ان کو دنیا نے الگ پھینکا ہوا تھا اور وہ صرف

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

بیگار اور خدمت کے کام آتے تھے۔ ابھی مغربی افریقہ کا ایک نمائندہ (دورانِ جلسہ تقریر کرتے ہوئے۔ ناقل) آپ لوگوں کے سامنے پیش ہو چکے ہیں۔ اس ملک کے بعض لوگ تعلیم یافتہ ہیں لیکن اندرون ملک میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کپڑے تک نہیں پہنتے اور ننگے پھرا کرتے تھے اور ایسے وحشی لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ذریعہ ہزارہا لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ وہاں کثرت سے عیسائیت کی تعلیم پھیل رہی تھی اور اب بھی بعض علاقوں میں عیسائیوں کا غلبہ ہے لیکن میری ہدایت کے ماتحت ان علاقوں میں ہمارے مبلغ گئے اور انہوں نے ہزاروں لوگ مشرکوں میں سے مسلمان کئے اور ہزاروں لوگ عیسائیت میں سے کھینچ کر اسلام کی طرف لے آئے۔ اس کا عیسائیوں پر اس قدر اثر ہے کہ انگلستان میں پادریوں کی ایک بہت بڑی انجمن ہے جو شاہی اختیارات رکھتی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے عیسائیت کی تبلیغ اور اس کی نگرانی کے لئے مقرر ہے۔ اس نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ اس امر کے متعلق رپورٹ کرے کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کی ترقی کیوں رک گئی ہے۔ اس کمیشن نے اپنی انجمن کے سامنے جو رپورٹ پیش کی اس میں درجن سے زیادہ جگہ احمدیت کا ذکر آتا ہے اور لکھا ہے کہ اس جماعت نے عیسائیت کی ترقی کو روک دیا ہے۔ غرض مغربی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں حبشی قومیں کثرت سے اسلام لا رہی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں میں تبلیغ کا موقع عطا فرما کر مجھے ان اسیروں کا رستگار بنایا ہے اور ان کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔'' (ماخوذ از الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 581 تا 582)

حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی نمایاں خصوصیت کی حامل ہے۔ آپؓ کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر دن منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمیشہ آپؓ کے شاملِ حال رہی۔ آپؓ کا زمانہ خلافت کامیابی کے لحاظ سے بہت ہی نمایاں دور تھا۔ آپؓ کے زمانہ خلافت میں جماعت نے بے پناہ ترقی کی۔ آپؓ کے لگائے ہوئے بیج پھل دار اور تناور درخت بن کر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھلتے پھولتے جارہے ہیں۔ آپؓ کی ظاہری اور باطنی برکتوں سے اشاعتِ دین کی مضبوط بنیاد قائم ہوئی اور الٰہی نوشتے پورے ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر سامنے آتی ہے...... پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ: 18 فروری 2011ء، الفضل انٹرنیشنل 11 / مارچ 2011ء صفحہ 9)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل: 31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

حفظانِ صحت

سردیوں میں ہارٹ اٹیک میں اضافہ اور اس کی وجوہات

(مرسلہ: محمد ابراہیم سرور، نائب ایڈیٹر رسالہ انصاراللہ)

عام طور پر ہمارے معاشرے میں سننے میں آتا ہے کہ سردیوں میں تو بزرگوں کو اللہ ہی بچائے۔ اور ایسا ہوتا بھی ہے کہ اکثر معمر افراد اور آج کل تو ادھیڑ عمر کے احباب بھی سردیوں میں اچانک فوت ہو جاتے ہیں۔ اور طبی معائنہ میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہارٹ اٹیک سے یہ سانحہ ہوا ہے۔ نیشنل سینٹر فار بائیوٹیکنالوجی انفارمیشن میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق سردیوں میں دل سے متعلق سنگین مسائل کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ درجہ حرارت میں کمی اور فضائی آلودگی کو اس کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی دیگر مطالعات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ دل کے دورے کے زیادہ تر کیسز سردیوں میں ہوتے ہیں۔

سردیوں میں ہارٹ اٹیک کی وجوہات؟

کارڈیالوجی (دل کی بیماری) کے ماہرین کے مطابق دل کے دورے کے لیے سردیاں براہ راست ذمہ دار نہیں ہیں۔ دراصل ہمارے دل کی صحت پہلے ہی خراب ہے۔ شریانوں میں خون کے لوتھڑے بن جاتے ہیں اور کولیسٹرول جمع ہو جاتا ہے۔ سردیوں میں جب درجہ حرارت کم ہوتا ہے تو دل کی خون کی شریانیں سکڑنے لگتی ہیں۔ سکڑ جانے سے خون کے بہاؤ کے لیے جگہ کم رہ جاتی ہے، یہ خون کے بہاؤ میں رکاوٹ بنتا ہے اور دل کے دورے کا سبب بنتا ہے۔ دل پر کام کا بوجھ بڑھنا بھی ایک وجہ ہے۔ سردیوں میں آپ کا ہمدرد اعصابی نظام زیادہ کام کرتا ہے جس کی وجہ سے میٹابولزم بھی بڑھ جاتا ہے۔ چونکہ اس کے لیے زیادہ خون کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے دل کو بھی زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ ہمدرد اعصابی نظام آپ کے اعصابی نظام کا وہ حصہ ہے جو جسم کے اعضاء کو ضرورت کے مطابق متحرک رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ سردیوں میں دل سے متعلق مسائل کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔

خون کا گاڑھا ہونا: جیسا کہ ہم اوپر پڑھ چکے ہیں کہ کم درجہ حرارت، کم پانی پینے اور پانی کی کمی کی وجہ سے سردیوں میں خون گاڑھا ہو جاتا ہے اور جمنے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

کم ورزش: سردیوں میں ہماری جسمانی سرگرمیاں کم ہو جاتی ہیں۔ سردی کی وجہ سے ورزش بھی کم ہو جاتی ہے۔ پسینہ نہ نکلنے کی وجہ سے فاسد مادے زائل نہیں ہو پاتے۔

تلی ہوئی خوراک: سردیوں میں فعال میٹابولزم اور بہتر ہاضمہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ بہت زیادہ تلی ہوئی چیزیں کھاتے ہیں اور برا کولیسٹرول جمع کرتے رہتے ہیں۔

تمباکو نوشی میں اضافہ: عام طور پر سردیوں میں سگریٹ نوشی کی شرح بڑھ جاتی ہے کیونکہ تمباکو نوشی لوگوں کو فوری توانائی فراہم کرتی ہے۔ اور لوگوں کو لگتا ہے کہ جسم میں گرمی بڑھ رہی ہے۔ اس لیے لوگ زیادہ سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔

پس ہم مندرجہ بالا تمام امور کو مدنظر رکھ کر احتیاطی تدابیر اختیار کر کے کافی حد تک سردی کے مضر اثرات اور ہارٹ اٹیک کے خطرات سے خود کو اور اپنے عزیز و اقارب کو بچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین۔

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

اخبارِ مجالس

تربیتی کیمپ ضلع فیروز پور موگا:

مورخہ 15 اکتوبر 2023 کو مجلس انصاراللہ ضلع فیروز پور وموگا کا ایک روزہ تربیتی کیمپ زیر صدارت محترم عبدالمومن صاحب راشد نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔نظم کے بعد اس تربیتی کیمپ کی پہلی تقریر خاکسار نے کی۔اس کے بعد مکرم داؤد احمد ڈار صاحب مبلغ انچارج ضلع فیروز پور نے شکریہ احباب بزبان پنجابی ادا کیا۔صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔26 انصار اور 10 خدام اور ایک طفل کل 37 افراد شامل ہوئے۔الحمدللہ۔(محمد یوسف انور صاحب نمائندہ مجلس انصاراللہ بھارت)

سالانہ اجتماع ضلع پانی پت وسونی پت:

15 اکتوبر 2023 کو ضلع پانی پت وسونی پت (صوبہ ہریانہ) کا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ منعقد ہوا۔تلاوت قران مجید مکرم دلاور خان صاحب نے کی اور عہد مکرم ناظم صاحب انصاراللہ نے دہرایا۔مکرم جسمیر خان صاحب کی نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نصیر پوار صاحب ضلعی انچارج نے بعنوان 'انصاراللہ کے قیام کی غرض اور انکی ذمہ داری، خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی' کی۔ اجتماع کی دوسری تقریر مکرم انیس احمد خان صاحب نے 'تربیت جماعت او رانصار اللہ کی ذمہ داری' کے موضوع پر کی۔تیسری تقریر مکرم وحید کمال صاحب مربی سلسلہ نے بعنوان 'انصاراللہ اور دعوت الی اللہ' کے عنوان پر کی۔اس کے بعد انصار صاحبان کے علمی مقابلہ جات تلاوت، نظم اور تقریر کروائے گئے۔اس کے بعد ایک دلچسپ محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔اجتماع کے آخر میں تقسیم انعامات، صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔اس میں کل 58 افراد شامل ہوئے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔آمین

(حبیب خان، ناظم ضلع سونی پت، پانی پت)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ چنّئی:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 12 نومبر 2023ء کو مجلس انصاراللہ چنئی کے زیر اہتمام محترم سلطان احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع چنّئی کی صدارت میں بمقام احمدیہ مسجد محمود جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔مکرم سید حبیب علی صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم ناظم صاحب نے حاضرین سے انصاراللہ کا عہد لیا۔مکرم عبدالعزیز صاحب نے احادیث نبویؐ نیز مکرم اے مبارک احمد صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنایا۔مکرم ایچ مبارک احمد صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نعت شریف ''بدرگاہ ذیشان'' پڑھنے کے بعد جلسے کی پہلی تقریر ''اسوۂ رسول کریم ﷺ'' کے عنوان کے تحت مکرم ایم بشارت احمد صاحب نے کی۔بعد ازاں محترم مولوی سلطان محی الدّین صاحب مربی سلسلہ نے سیرت آنحضرت ﷺ کو مختلف پیرائے میں پیش کیا۔اجلاس کی آخری تقریر خاکسار نے کی۔جس میں رسول کریم ﷺ کی جنگوں کے منصفانہ اُصول اور عملی نمونہ پیش کیا۔حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں تمام انصار بھائیوں کو ہر نماز کا کم از کم ایک سجدہ فلسطین کے مظلوموں کیلئے وقف کرنے کی

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

درخواست کی۔ اخیر میں محترم ناظم صاحب نے چند نصائح کئے اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسے میں 27 انصار بھائی شامل ہوئے۔ بعدازاں حاضرین کی تواضع کی گئی۔

باجماعت نمازِ تہجد، اجتماعی وقارِ عمل چنّئی:

مؤرخہ 19 نومبر بروز اتوار مسجد محمود چنئی میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز فجر، درس قرآن کریم، اجتماعی تلاوت اور چائے کے وقفے کے بعد اجتماعی وقارِ عمل کیا گیا۔ وقارِ عمل کیلئے دو ٹیم بنائی گئیں ایک مسجد کی صفائی اور دوسری ٹیم نے مرکز سے موصولہ کتب کے پارسل کو کھول کر شیلف میں سجا کر رکھنے کا کام کیا۔ بعد وقارِ عمل حاضرین کیلئے ناشتے کا انتظام تھا۔

تربیتی جلسہ چنئی بابت مالی قربانی:

مؤرخہ 17 دسمبر 2023ء کو زیر صدارت محترم سلطان احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع چنئی ایک تربیتی اجلاس مالی قربانی کی اہمیت و برکات کے عنوان سے منعقد ہوا۔ مکرم سید حبیب علی صاحب کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم ایچ مبارک احمد صاحب نے تامل زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترم ناظم صاحب نے حاضرین سے انصاراللہ کا عہد لیا۔ بعدازاں مکرم ایچ مبارک احمد صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ مکرم ایچ ضیاالدّین صاحب نے حدیث نبوی ﷺ یَا اِبْنَ آدَمَ ! اَلْمَالُ مَالِیْ کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب نے مالی قربانی کے تعلق سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زرّیں نصائح پیش کئے۔ جلسے کی پہلی تقریر مالی قربانی کی اہمیت و برکات کے عنوان کے تحت مکرم انل احمد صاحب نے کی۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم محمد الیاس احمد نوجوان صاحب نے کی۔ اجلاس کی آخری تقریر خاکسار نے کی۔ جس میں مالی قربانی کی اہمیت اور اُس کی برکات کے تعلق سے اسلام کے دورِ اوّلین کے خلفائے راشدین کی مالی قربانیوں نیز دور آخرین (احمدیت) کے چیدہ چیدہ روح پرور مالی قربانیوں کے واقعات پیش کئے گئے۔ اخیر میں محترم ناظم صاحب نے مالی قربانیوں کے تعلق سے چند نصائح کئے اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسے میں 22 انصار شامل ہوئے۔ بعد ازاں حاضرین کی تواضع کی گئی۔

مساعی خدمت خلق چنئی:

ماہ دسمبر 2023ء کے پہلے ہفتے میں چنئی شہر شدید طوفان کے زد میں آیا۔ اس طوفان کا نام میچانگ تھا۔ جس کی وجہ سے چنئی شہر میں سیلاب آ گیا تھا۔ مجلس انصاراللہ چنئی نے Humanity First کے زیر اہتمام سیلاب زدگان کیلئے کھانے کے پیکٹ تقسیم کرنے میں کافی مدد کی۔ انصار بھائیوں نے اپنے اپنے گھروں سے کھانے کے پیکٹ تیار کروا کر مسجد محمود میں پہنچایا۔ اس کے بعد تمام پیکٹ ایک گاڑی میں رکھنے کے بعد مکرم سلطان احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع چنّئی نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد سیلاب سے متاثرہ علاقہ میں پہنچ کر سیلاب سے پریشان لوگوں میں کھانے کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ اِس بے لوث خدمت سے کافی لوگ متاثر ہوئے۔ الحمدللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(فضل الرحمٰن فضل، زعیم مجلس انصاراللہ چنّئی، تامل ناڈو)

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

"کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

تربیتی کیمپ ضلع گورداسپور:

مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام بمقام دڑے والی مجلس انصاراللہ ضلع گورداسپور کا ایک روزہ تربیتی کیمپ مورخہ 10؍دسمبر 2023ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ خاکسار کی زیر صدارت مکرم محمد اکبر صاحب کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم مبشر احمد خادم صاحب امیر ضلع گورداسپور نے مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم منور علی صدیقی صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے صدارتی تقریر میں مجالس کو فعّال رکھنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ 40 انصار سمیت کُل 50 سے زائد احباب پروگرام میں شریک ہوئے۔

پروگرام اور نماز کے بعد جملہ حاضرین کے لئے ظہرانہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ الحمدللہ۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اس موقعہ پر آنے والے انصار اور معلّمین کو باقاعدہ ماہانہ رپورٹ بھجوانے کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے دیرپا نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

(طاہر احمد چیمہ، قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

مساعی خدمتِ خلق ضلع حیدرآباد:

مؤرخہ 26 جنوری 2024ء کو یوم جمہوریہ بھارت کے پیشِ نظر حیدرآباد کے ایم این جے کینسر ہسپتال میں مجلس انصاراللہ ضلع حیدرآباد کی طرف سے 700 سے زائد مریضوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر مکرم حمیداللہ حسن صاحب مربی سلسلہ و امیر ضلع حیدرآباد نے تقسیم سے پہلے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند نے

مریضوں میں پھل تقسیم کئے اور خاکسار نے بھی کچھ مریضوں کو پھل تقسیم کئے۔ اس مساعی کا مریضوں پر اور ہسپتال کے اسٹاف پر بہت اچھا اثر پڑا۔ الحمدللہ۔

(انور احمد غوری، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع حیدرآباد)

مساعی خدمتِ خلق ضلع سکندرآباد:

مؤرخہ 10 دسمبر 2023ء کو مجلس انصاراللہ سکندرآباد کی طرف

سے ایک وفد کی صورت میں جاکر ضلع ورنگل کے غریب اور ضرورتمند لوگوں میں تقریباً 50 کمبل تقسیم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس موقع پر مقامی اخبارات میں بھی اس کی خبریں شائع ہوئیں۔

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

الحمدللہ۔ مقامی طور پر لوگوں میں اس کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(شمیم احمد، زعیم مجلس انصاراللہ سکندرآباد)

عطیہ خون مجلس انصاراللہ کالیکٹ:

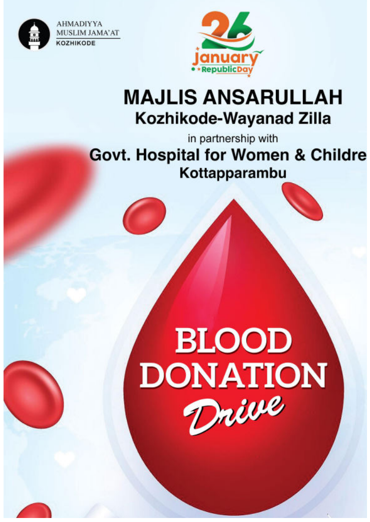

تقاریب یومِ جمہوریہ کے تحت مؤرخہ 26 جنوری 2024ء کو احمدیہ مسجد بیت القدوس میں سرکاری ہسپتال کوٹارامبو برائے خواتین اور بچے کے تعاون سے مجلس انصاراللہ کالیکٹ کی طرف سے عطیہ خون دینے کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس موقع پر ضلع کوزی کوڈ اور وایاناڈ سے آئے ہوئے 10 سے زائد انصار نے خون عطیہ دینے کی توفیق پائی ہے۔ الحمدللہ۔ اس موقع پر سٹاف کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' کے نسخے پیش کئے گئے۔ اور جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا ہے۔ سٹاف نے جماعت کی مساعی کو بہت سراہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی قبول فرمائے۔ آمین

(زعیم مجلس انصاراللہ کالیکٹ، کیرالہ)

تربیتی اجلاس محلہ مسرور، قادیان:

مؤرخہ 30 نومبر 2023ء کو زیر اہتمام مجلس انصاراللہ محلہ مسرور (قادیان) زیر صدارت مکرم عبدالرحیم صاحب ایک تربیتی اجلاس بعد نماز مغرب وعشاء مسجد مسرور میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم اے پی طارق صاحب زعیم مجلس انصاراللہ محلہ مسرور نے ''ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے'' کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں قرآن کریم، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے کرام کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت بتائی گئی۔ آخر پر صدر اجلاس نے وضاحت کی کہ مجلس انصار اللہ کے قیام کا ایک غرض تقویٰ بھی ہے۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدۂ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

(تبریز احمد ظفر، منتظم عمومی)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

''مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔'' (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979

زیرِ صدارت مکرم رفیق احمد بیگ صاحب نائب صدر صف دوم
وقائد مال مجلس انصار اللہ بھارت مؤرخہ 22 رجنوری 2024ء
کوکرڈا پلی (اڈیشہ) میں منعقدہ تربیتی اجلاس کے اسٹیج کا منظر
مکرم سفارت احمد خان صاحب ناظم ضلع بھی موجود ہیں

مؤرخہ 22 رجنوری 2024ء کوکرڈا پلی (اڈیشہ) میں
منعقدہ تربیتی اجلاس میں حاضر انصار کا ایک منظر

مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند کی
قیادت میں مؤرخہ 26 جنوری 2024ء کو ایم، این، جے کینسر
ہسپتال حیدر آباد میں مجلس انصار اللہ ضلع حیدر آباد کی طرف سے
مریضوں میں پھل تقسیم کرنے کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

زیرِ صدارت مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس
انصار اللہ بھارت مؤرخہ 23 رجنوری 2024ء کو رعیہ
(امرتسر) میں منعقدہ ریفریشر کلاس کے اختتام پر گروپ فوٹو

زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب ناظم ضلع چنئی
(تامل ناڈو) مؤرخہ 12 رنومبر 2023ء کو منعقدہ جلسہ سیرۃ النبیؐ
کے اسٹیج کا منظر، مکرم فضل الرحمٰن فضل صاحب زعیم بھی موجود ہیں

مؤرخہ 12 رنومبر 2023ء کو مسجد محمود (چنئی، تامل ناڈو)
میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبیؐ کے موقع پر حاضر انصار کا ایک منظر